9

حمید کے عینک والا جن

ل جوتشی اور سرکٹا انسان

والا جن عینک والا جن عینک والا جن عینک والا جن

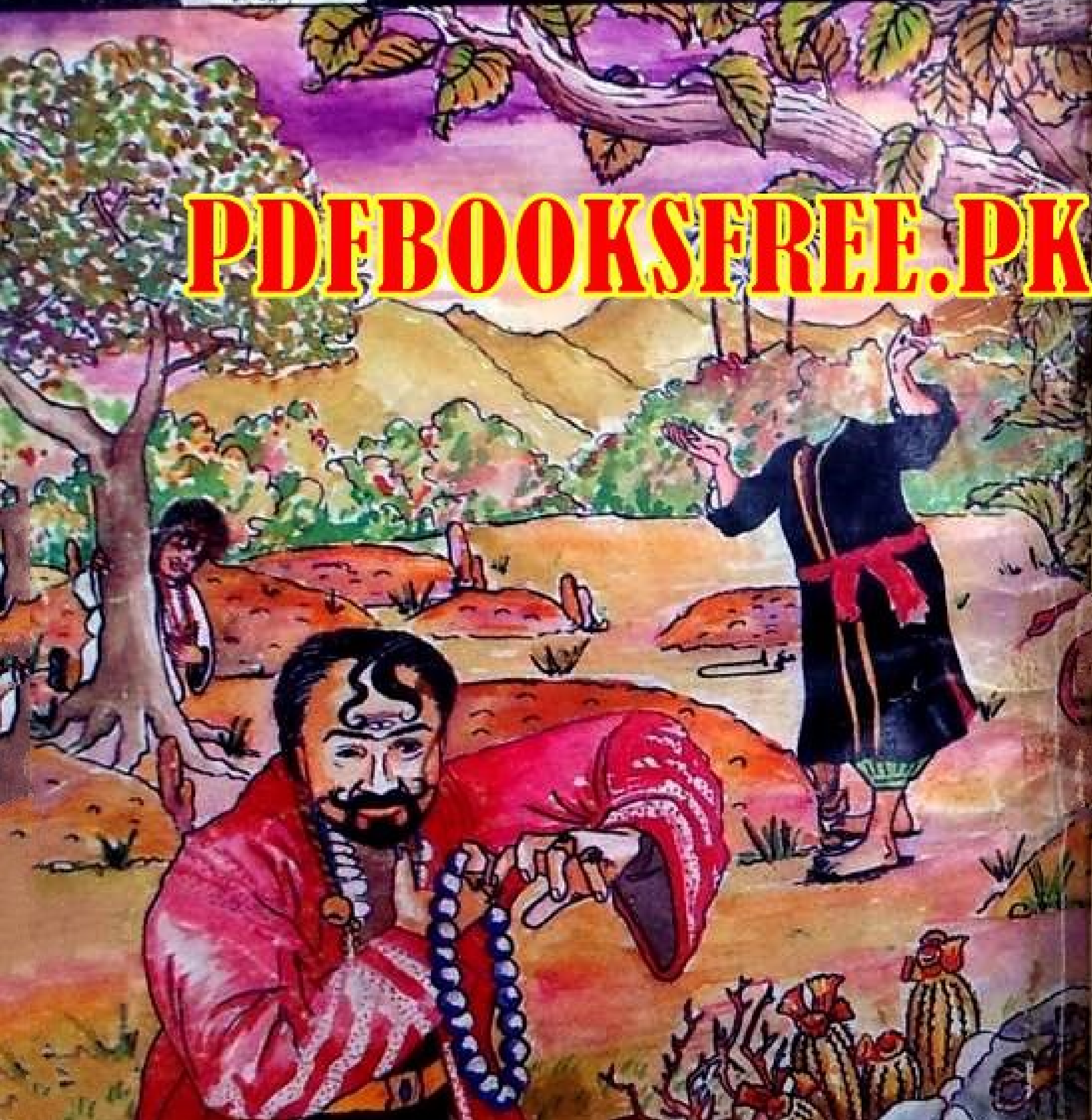

PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اے حمید کی عینک والا جن 9

بل بتوڑی اور سر کٹا انسان

اے حمید

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اہتمام اشاعت
منصور احمد بٹ
طاہر ایس ملک

جملہ حقوق بحق پبلشر محفوظ ہیں

پبلشر : شیخ زبیر عزیز
پرنٹر : لالہ عبدالرشید پرنٹرز، لاہور
سرورق : عظمیٰ اسلام آبادی
کمپوزنگ : عقیل عمر، عامر ملک
قیمت : =/15 روپے

ترتیب پبلشرز 1- میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور

اپنی باتیں

اسلام علیکم!

"بل بتوڑی اور سر کٹا انسان" آپ کے ہاتھ میں ہے.... ارے.... ارے.... گھبرائیے نہیں.... میں ناول کی بات کررہا ہوں.... ویسے یہ نام ہے کچھ کچھ خوفناک۔

بل بتوڑی سے تو آپ کی ملاقات ہوتی ہی رہتی ہے.... لیکن اس بار آپ سرکٹے انسان سے بھی مل رہے ہیں.... ہے نا مزے کی بات؟

ارے یہ کیا....؟ آپ تو برے برے منہ بنانے لگے۔

ارے بھئی.... سرکٹا تو صرف نام ہی کا سرکٹا ہے.... ورنہ ہے بہت رحم دل اور انسانوں کے کام آنے والا۔

کیا خیال ہے.... اچھی بات ہے نا؟۔

ہمیں بھی ایک دوسرے کے کام آنا چاہئے.... یہی انسانیت کا درس ہے۔

اور ہاں.... اس ماہ جو دوسرا ناول آپ کے لئے پیش کیا جارہا ہے۔ وہ ہے.... "نسطور جن اور بولتی کھوپڑی" ارے باپ رے.... نسطور جن تک تو بات ٹھیک تھی.... یہ بولتی کھوپڑی کہاں سے ٹپک پڑی.... اب یہ تو ناول پڑھ کر ہی جان سکیں گے آپ....

والسلام
طاہر ایس ملک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

بدروحوں کی چیخ

بدروحوں کی آوازیں قریب آتی جا رہی تھیں۔

یہ ڈراؤنی آوازیں قبروں کے پیچھے سے آ رہی تھیں۔ آدھی رات کی خاموشی میں کامنی ناگن عمرو اور زکوٹا ان آوازوں کو بڑے غور سے سن رہے تھے اور اسی طرف دیکھ رہے تھے جس طرف سے یہ آوازیں آ رہی تھیں۔ زکوٹا نے کہا۔

"کامنی ناگن! تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ بدروحیں کون ہیں؟"

کامنی ناگن نے کہا۔

"میرا خیال ہے یہاں جو مگرمچھ دفن ہیں یہ ان کی بدروحیں ہیں۔"

اتنے میں اونچی اونچی قبروں کے پیچھے سے رات کے اندھیرے میں بدروحیں نکل کر سامنے آ گئیں۔ ان کے چہرے چڑیلوں کے تھے، جسم مگرمچھوں کے تھے۔ وہ مگرمچھوں کی طرح زمین پر آہستہ آہستہ رینگ رینگ کر کامنی، زکوٹا اور عمرو عیار کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

بدروحوں کی آنکھوں سے روشنی نکل رہی تھی۔ ان کے منہ سے اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

طرح کی آوازیں آ رہی تھیں جیسے گائے بھینسیں ڈکرا رہی ہوں۔

عمرو بولا۔

"یہاں سے بھاگ چلو۔ بدروحیں ہماری طرف آ رہی ہیں۔"

زکوٹا نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہم اس ٹیلے کے پیچھے چھپ جاتے ہیں۔"

کامئی ناگن اور زکوٹا ٹیلے کی طرف دوڑے۔ عمرو عیار بھی ان کے پیچھے پیچھے دوڑ پڑا، مگر اس کی بدقسمتی کہ اندھیرے میں ایک قبر سے ٹکرا کر گر پڑا۔ بدروحیں چیخیں مارتی تیز تیز رینگتی چلی آ رہی تھیں۔ دو بدروحیں عمرو کے سر پر پہنچ گئیں اور دیکھتے دیکھتے انہوں نے عمرو عیار کو دبوچا اور پیچھے کو بھاگ گئیں۔ باقی بدروحیں زکوٹا اور کامئی کی طرف بڑھیں۔ زکوٹا نے چلا کر کہا۔

"زیبی نوف۔ کامئی میں عمرو کی مدد کو جا رہا ہوں۔"

اس سے پہلے جب بھی زکوٹا زیبی نوف کا نعرہ لگاتا تھا وہ غائب ہو جاتا تھا اور اپنی طلسمی طاقت سے کام لے کر دشمن جن بھوتوں کو مار بھگاتا تھا، مگر اس وقت نعرہ لگانے کے بعد نہ وہ غائب ہوا نہ اس کی طلسمی طاقت کا بدروحوں پر کوئی اثر ہوا۔ زکوٹا نے کہا۔

"کامئی بہن! میری طلسمی طاقت جواب دے گئی ہے۔"

کامئی بھی پریشان تھی، کیونکہ اس نے بھی اپنی طاقت سے ناگن کے روپ میں آنے کے لئے منہ سے پھنکار ماری تھی مگر وہ بھی کامئی سے

سانپ نہ بن سکی تھی۔ اس نے گھبرا کر کہا۔

"زکوٹا میری طاقت بھی ختم ہو گئی ہے۔"

زکوٹا بولا۔

"وہ عمرو عیار کو اٹھا کر لے گئی ہیں۔ ہم اس کی کیسے مدد کریں۔"

کامئی نے زکوٹا کا ہاتھ پکڑا اور ایک طرف کو دوڑنے لگی۔

"ابھی جان بچانا فرض ہے۔ نہیں تو یہ بدروحیں ہمیں بھی ہلاک کر ڈالیں گی۔"

دونوں کو بھاگتا دیکھ کر بدروحوں کی چیخیں بلند ہو گئیں اور وہ بڑی تیزی سے رینگتے ہوئے زکوٹا اور کامئی کے پیچھے دوڑ پڑیں۔ آگے تالاب آ گیا جس کے کنارے ہزاروں سال پرانا کھنڈر تھا۔ کامئی اور زکوٹا نے تالاب میں چھلانگیں لگا دیں۔ ان کے پیچھے بدروحیں بھی دریا میں کود پڑیں۔ زکوٹا اور کامئی تیزی سے تیرتے ہوئے کسی نہ کسی طرح تالاب کے دوسرے کنارے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ بدروحیں ابھی تک ان کے پیچھے پانی میں چھینٹے اڑاتی پاگلوں کی طرح تیرتی چلی آ رہی تھیں۔ زکوٹا اور کامئی ناگن دوڑ کر کھنڈر میں داخل ہو گئے۔ کھنڈر کے اندر انہیں ایک غار کا منہ نظر آیا۔ بدروحیں ابھی تک چیخیں مارتی شور مچاتی ان کے پیچھے پیچھے چلی آ رہی تھیں۔ اب وہ آوازیں بھی دے رہی تھیں، جس طرح چڑیلیں آوازیں دیا کرتی ہیں۔

"زکوٹا! ٹھہر جاؤ۔ کامئی! ٹھہر جاؤ۔ ہم تمہیں کھانے آ رہی ہیں۔ تم ہم

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے بچ کر کہیں نہ جا سکو گے۔"

زکوتا نے غار کی طرف دیکھا۔ غار میں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اس نے کامنی سے کہا۔

"کامنی بہن! غار میں گھس کر جان بچاتے ہیں۔ آگے جو ہوگا دیکھا جائے گا۔"

دونوں اندھیرے غار میں گھس گئے۔ غار میں گھستے ہی چمگادڑ پھڑپھڑاتے ہوئے غار سے اڑ گئے۔ اندر اندھیرا اور دہشت تھی۔ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ دونوں بھاگے جا رہے تھے، غار کی چھت سے جالے لٹکے ہوئے تھے۔ جالے زکوتا اور کامنی کے منہ سے لپٹ رہے تھے۔ وہ جالوں کو ہاتھوں سے پرے ہٹاتے آگے ہی آگے غار میں بھاگے جا رہے تھے۔ اچانک وہ دیوار سے ٹکرا کر گر پڑے۔ یہاں غار بند ہو جاتا تھا۔ زکوتا بولا۔

"کامنی! غار بند ہو گئی ہے۔ اب کیا کریں؟"

کامنی نے کہا۔

"یہاں چھپے رہتے ہیں جو ہوگا دیکھا جائے گا۔"

زکوتا نے کہا۔

تمہارے پاس خلائی لڑکی شرمین کی دی ہوئی انگوٹھی ہے۔ اسے مدد کے لئے بلاؤ۔"

کامنی ناگن کو انگوٹھی خلائی لڑکی شرمین نے دی تھی اور کہا تھا۔ کامنی! اگر کبھی تم پر کوئی ایسی مصیبت آجائے کہ تمہاری زندگی خطرے میں

پڑ جائے تو اس انگوٹھی کو رگڑنا میں یا میرا کوئی خلائی ساتھی تمہاری مدد کو پہنچ جائے گا۔ کامنی ناگن نے یہ انگوٹھی اپنے منہ کے اندر رکھی ہوئی تھی۔ اس نے منہ میں ہاتھ ڈال کر انگوٹھی نکالنی چاہی مگر اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ زکوتا نے پوچھا۔

"کیا ہوا کامنی بہن؟"

کامنی نے کہا۔

زکوتا بھائی، خلائی انگوٹھی بھی غائب ہو گئی ہے۔"

زکوتا نے اپنا سر پکڑ لیا، کہنے لگا۔

"اب تو ہمارا خدا ہی حافظ ہے۔ کوئی بات نہیں زندگی اور موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے ہم حالات کا مقابلہ کریں گے۔"

کامنی نے کہا۔

"ذرا ٹھہرو، میں شیش ناگ کے چیلے زہری سانپ کو بلاتی ہوں۔ شاید وہ ہمیں اس مشکل سے نکال سکے۔"

"ہاں، جلدی کرو، جلدی بلاؤ اسے۔"

کامنی ناگن چونکہ اصل میں سانپ یعنی ناگن تھی اور شیش ناگ کی دیوداسی تھی، اس لئے زہری سانپ اس کی مدد کو پہنچ جاتے تھے۔ کامنی نے منہ سے پھنکار کی آواز نکالی اور منتر پڑھ کر پھونکا، مگر کوئی اثر نہ ہوا۔ کوئی زہری سانپ وہاں اس کی مدد کو نہ آیا۔ وہ پریشان ہو گئی۔ کہنے لگی۔

"زکوتا! میرا کوئی منتر کوئی جادو، کوئی طلسم کام نہیں کر رہا۔ خدا جانے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ان بدروحوں نے کیا جادو کیا ہے کہ ہم دونوں کی ساری طاقتیں ختم ہو گئی ہیں۔"

دونوں اندھیرے میں غار کی دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ زکوٹا نے سانس بھر کر کہا۔

"کامنی! میرا خیال ہے نسطور کو بھی ان بدروحوں نے اسی طرح اس کی طاقت ختم کر کے قید میں ڈال رکھا ہے۔"

کامنی نے کہا۔

"مگر ماتا ناگنی نے ہمیں قبرستان میں نسطور کی تلاش میں بھیجا ہے۔ اس نے ہمیں یہ کیوں نہ بتایا کہ قبرستان میں ایسی بدروحیں بھی مل سکتی ہیں جو ہماری ساری طاقت چھین لیں گی۔"

زکوٹا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ماتا ناگنی کو بھی ان بدروحوں کا علم نہ ہو' یہ تو مجھے عجیب و غریب بدروحیں لگی ہیں۔ سر چڑیلوں کے اور دھڑ مگرمچھوں کے ہیں۔"

اچانک بدروحوں کی بھیانک چیخیں غار کے اندر گونجنے لگیں۔ بدروحیں زکوٹا اور کامنی ناگن کو تلاش کرتی ہوئی غار کے اندر آ گئی تھیں۔ زکوٹا اور کامنی جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ چیخیں قریب آتی جا رہی تھیں۔ اندھیرے میں بدروحوں کی آنکھیں چراغوں کی طرح چمکتی ان کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ زکوٹا نے کامنی کا ہاتھ پکڑ لیا اور بولا۔

"خدا حافظ کامنی ناگن۔"

کامنی ناگن نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں۔ ہم مقابلہ کریں گے۔"

مگر بدروحیں ایک دم سے ان پر جھپٹ پڑیں اور پھر زکوٹا اور کامنی کو کوئی ہوش نہ رہا۔

جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑے ہال کمرے میں ہیں۔ زکوٹا نے آنکھیں کھول کر کامنی کو اور کامنی نے آنکھیں کھول کر زکوٹا کو دیکھا۔ دونوں کو دو ستونوں کے ساتھ باندھا ہوا تھا۔ سامنے سیڑھیوں کے اوپر ایک چبوترے پر بہت بڑا تخت بچھا تھا جس پر ایک بڑی ڈراؤنی شکل والی بدروح بال بکھرائے گلے میں انسانی کھوپڑیوں کے ہار ڈالے بیٹھی تھی۔ اس کے پیچھے چار بدروحیں ادب سے کھڑی تھیں۔ ان کے جسم مگرمچھوں کے نہیں تھے بلکہ عورتوں ایسے جسم تھے۔ تخت کی دونوں جانب سنگ مرمر کی کرسیوں پر درباری بدروحیں بیٹھی تھیں۔ ہر بدروح کے گلے میں انسانی کھوپڑیوں کا ہار تھا۔ زکوٹا نے آہستہ سے کامنی کو کہا۔

"کامنی بہن! یہ ہم کہاں آ گئے ہیں؟"

کامنی نے کہا۔

"چپ رہو۔ دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔"

وہ بدروحوں کی ملکہ کا دربار تھا' اچانک بدروح ملکہ نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا۔ منہ سے ایک ڈراؤنی آواز نکالی اور کہا۔

"ہم انسانوں کی دشمن ہیں۔ ہمارے قبرستان میں آدھی رات کو جو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

انسان آجاتا ہے ہم اسے پکڑلیتی ہیں۔"

کامنی ناگن نے کہا۔

"مگر ہم انسان نہیں ہیں۔ میں شیش ناگ کی دیوداسی کامنی ناگن ہوں اور یہ زکوٹا جن ہے۔"

بدروح ملکہ نے ایک بھیانک قہقہہ لگایا اور بولی۔

"مجھے سب معلوم ہے کہ تم دونوں انسان نہیں ہو اسی لئے تو مجھے تم دونوں کو پکڑ کر زیادہ خوشی ہوئی ہے۔ ہمیں اس وقت ایک جن اور ایک عورت ناگن کی تلاش تھی۔"

کامنی نے کہا۔ "آخر تم کیا چاہتی ہو؟"

بدروح ملکہ کی آنکھوں سے تیز روشنی نکلنے لگی۔ اس نے گرج دار آواز میں کہا۔

"یہ تمہیں بہت جلد پتہ چل جائے گا کہ میں نے تم دونوں کو کیوں پکڑا ہے۔"

پھر اس نے بدروح غلاموں کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"لے جاؤ ان دونوں کو اور کالی پہاڑی والے مردوں کے کنوئیں میں قید کردو۔"

اسی وقت چار بدروحیں زکوٹا اور کامنی کی طرف بڑھیں۔ انہوں نے دونوں کی رسیاں کھول دیں، پھر ان کی گردنوں میں رسیاں ڈال کر باندھیں اور جانوروں کی طرح گھسیٹتے ہوئے بدروح ملکہ کے دربار سے باہر لے

گئیں۔ زکوٹا اور کامنی کو اپنے اپنے جسم میں بڑی کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔ یہ ان پر بدروحوں کے جادو کا اثر تھا۔ بدروحیں انہیں جانوروں کی طرح گھسیٹتی ایک راہ داری میں سے لئے جا رہی تھیں جہاں کہیں کہیں مگرمچھ کی کھوپڑی کے پیالوں والے چراغ جل رہے تھے۔ راہ داری ختم ہوئی تو آگے ایک جنگل آگیا جس میں اس طرح کے درخت تھے کہ ان کی ٹہنیاں ساری کی ساری نیچے کو آبشار کی طرح گری ہوئی تھیں۔ اس جنگل کے آگے ایک پہاڑی آگئی۔ بدروحیں زکوٹا اور کامنی کو پہاڑی کی چوٹی پر لے گئیں۔ یہاں چوٹی پر ایک گہرا کنواں تھا جس کے اندر اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ بدروحوں نے کہا۔

"یہ مردوں کا کنواں ہے۔ جاؤ اس کے اندر جاکر زندہ رہنے کی کوشش کرو۔"

اور انہوں نے دونوں کو کنوئیں میں دھکا دے دیا۔

زکوٹا اور کامنی اندھیرے کنوئیں میں لڑھک گئے۔ جب وہ نیچے گرے تو انہیں محسوس ہوا کہ وہ انسانوں پر گرے ہیں۔ کنوئیں میں اندھیرا تھا۔ کامنی اور زکوٹا نے ٹٹول کر دیکھا۔ زکوٹا بولا۔

"کامنی! یہ مردہ انسان ہیں۔ ہم مردہ انسانوں کی لاشوں پر گرے ہیں۔"

کامنی بولی۔

"گھبراؤ نہیں۔ بہادر آدمی وہ ہوتا ہے جو مصیبت میں بھی اپنے ہوش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ٹھیک رکھتا ہے۔"

زکوٹا کنوئیں کی دیوار کو اندھیرے میں ٹٹولنے لگا۔

"یہاں کوئی نہ کوئی راستہ ضرور ہوگا باہر جانے کا۔"

کامنی ناگن کسی سوچ میں مردہ لاشوں کے اوپر بیٹھی تھی۔ اس نے ایک بار پھر اپنی طلسمی طاقت کو واپس لانے کی کوشش کرتے ہوئے گہرا سانس کھینچا اور زور سے پھنکار ماری۔ پھر شیش ناگ کا منتر پڑھ کر پھونکا اور کہا۔

"شیش ناگ دیوتا! اپنی دیوداسی کی مدد کو پہنچو۔"

مگر جادو کا کوئی اثر نہ ہوا۔ کامنی ناگن نے مایوسی سے کہا۔

"زکوٹا! یہ بدروحیں کوئی زبردست جادوگرنیاں ہیں۔ ان کے پاس کوئی بڑی خوفناک شیطانی طاقت ہے جس نے ہماری طاقت کو بھی ختم کردیا ہے۔"

زکوٹا بولا۔

"نسطور اور عمروعیار بھی اسی لئے ان کے پھندے میں پھنس گئے ہیں۔ خدا جانے وہ کہاں ہوں گے۔ اسی کنوئیں میں تو نہیں ہیں۔"

کامنی نے کہا۔

"انہیں بدروحوں نے کسی اور کنوئیں میں پھینکا ہوگا، مگر سوال یہ ہے کہ یہ بدروحیں ہمارے ساتھ کیا سلوک کرنے والی ہیں؟ اس وقت ہم ایک عام کمزور انسانوں کی طرح ہیں، اگر وہ چاہیں تو ہمیں قتل بھی

کر سکتی ہیں، یاد رکھو۔ طاقت ختم ہوجانے کے بعد بھی میں کامنی ناگن ہی رہوں گی۔ اگر تم بچ گئے اور بدروحوں نے مجھے قتل کردیا تو میرے مردہ جسم کی ایک انگلی کاٹ کر لے جانا۔ اسے چاندنی رات میں کسی سانپ کے بل میں ڈال دینا، اگر بل میں کوئی سانپ ہوا تو وہ باہر آجائے گا اور اپنی طلسمی طاقت سے مجھے پھر سے زندہ کردے گا۔"

زکوٹا نے کہا۔

"میں بھی جن ہوں، اگر مجھے قتل کردیا گیا اور تم زندہ رہیں تو میرے سر کا ایک بال کاٹ کر لے جانا، اسے کسی پہاڑی غار کے اندر لے جاکر آگ لگا دینا۔ اس کے بعد میں بھی آگ میں سے زندہ ہو کر باہر نکل آؤں گا۔"

دونوں باتیں کرتے کرتے اچانک رک گئے۔ انہیں ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی کنوئیں کی دیوار کی دوسری طرف ٹھک ٹھک کررہا ہے۔

زکوٹا نے کہا۔

"کامنی! دوسری طرف کوئی ہے جو دیوار کی اینٹ اکھاڑنے کی کوشش کررہا ہے۔"

کامنی نے بھی آواز سن لی تھی، کہنے لگی۔

"آہستہ بولو، ہوسکتا ہے ادھر کوئی بدروح ہو۔"

دیوار کی دوسری طرف سے اینٹ اکھاڑنے کی آواز ابھی تک آرہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک اینٹ اکھڑ گئی اور کنوئیں کے اندھیرے میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دھیمی روشنی پھیل گئی۔ یہ روشنی جہاں سے اینٹ اکھڑی تھی اس میں سے آرہی تھی۔ دوسری طرف سے کسی کی آواز آئی۔

"اگر زندہ ہو تو جواب دو۔"

کامئی نے جواب میں کہا۔

"ہم زندہ ہیں۔ تم کون ہو؟"

دیوار کے سوراخ میں سے آواز آئی۔

"میں ایک پرانی قبر کا مردہ ہوں۔ ہزاروں سال سے اس قبر میں پڑا ہوں۔ مجھے ایک نیک روح نے کہا ہے کہ تم نیک دل مخلوق ہو اور دکھی انسانوں کی مدد کرتے ہو اور بچوں سے پیار کرتے ہو اس لئے تمہاری مدد کروں۔"

زکوٹا نے کہا۔

"بھائی! ہمیں کسی طرح اس اندھے کنوئیں سے نکالو۔ بدروح ملکہ نے ہمیں مردہ لاشوں پر پھینک دیا ہے۔ ہماری طاقت بھی چھین لی ہے۔"

مردے کی آواز آئی۔

"گھبراؤ نہیں۔"

اس کے بعد مردے نے کنوئیں کی دیوار کی دوسری اینٹیں بھی اکھاڑ دیں۔ دوچار اینٹیں زکوٹا نے اکھاڑ ڈالیں۔ زکوٹا اور کامئی دیوار کے سوراخ میں سے گزر کر دوسری طرف پرانی قبر میں آگئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چھوٹا سا دالان ہے جس کی چھت نیچی ہے۔ درمیان میں ایک قبر بنی ہوئی

ہے جو کھلی ہے۔ ایک خوش شکل آدمی سفید کفن پہنے قبر کے کنارے بیٹھا ہے۔ اس نے زکوٹا سے کہا۔

"دیوار کے سوراخ کو اسی طرح بند کردو۔"

زکوٹا نے جلدی جلدی دیوار میں اینٹیں لگاکر دیوار کو پھر سے بند کردیا۔

کامئی اور زکوٹا مردہ انسان کے پاس آکر بیٹھ گئے' کامئی نے کہا۔

"ہمارے دو ساتھی نسطور اور عمروعیار بھی بدروحوں نے اغوا کررکھے ہیں۔ وہ کہاں ہوں گے بھائی؟"

مردے نے کہا۔

"ان کے بارے میں نیک روحوں نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔ صرف تم دونوں کے بارے میں بتایا ہے اور میں تمہاری مدد کے لئے قبر سے باہر آگیا ہوں۔ میرے ساتھ قبر میں اتر چلو۔"

زکوٹا اور کامئی اس کے ساتھ قبر میں اتر گئے۔ قبر کافی چوڑی تھی۔ قبر کے سرہانے کی طرف ایک کھڑکی تھی جو بند تھی' اس نے کھڑکی کھولی تو انہوں نے دیکھا کہ دوسری طرف ایک خوبصورت باغ ہے جس میں چاندنی پھیلی ہوئی ہے۔ رنگ برنگے پھول کھلے ہیں' پھولوں کی خوشبو کے جھونکے آرہے ہیں۔ زکوٹا نے پوچھا۔

"بھائی! کیا یہ جنت ہے؟"

مردے نے کہا۔

"جنت تو اس سے کئی ہزار گنا زیادہ خوبصورت ہے۔ یہ جنت نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے، یہ ملک روم کے ایک شہر کا باغ ہے۔ جاؤ اپنی جان بچا کر اس کھڑکی سے نکل جاؤ۔"

زکوٹا اور کامنی نے مردے کا شکریہ ادا کیا اور کھڑکی میں سے نکل گئے۔ ان کے نکلتے ہی کھڑکی بند ہوگئی۔ باغ میں آکر انہوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہاں نہ کوئی قبر تھی نہ ہی قبر کی کوئی کھڑکی تھی۔ باغ چاندنی میں رہا تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ ہر طرف پھول کھلے تھے۔ زکو کہنے لگا۔

"کامنی بہن! کچھ پتہ نہیں ہم کس زمانے میں نکل آئے ہیں، مگر خدا شکر ہے کہ ہماری جان بچ گئی۔"

وہ دونوں باغ میں سنگ مرمر کے ایک تخت پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دی بعد انہیں نیند آگئی، وہ سوگئے۔ جب سو کر اٹھے تو دن نکل آیا تھا۔ باغ میں ہر طرف روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ سنہری دھوپ میں پھول مسکرا رہے تھے۔ کامنی اور زکوٹا نے اپنے لباس کو دیکھا۔ ان کا لباس بدل چکا تھا۔ اب انہوں نے لمبے چغے پہن رکھے تھے سر پر رومال بندھے تھے۔

زکوٹا نے کہا۔

"کامنی بہن! ہمارا لباس بھی بدل گیا ہے۔"

کامنی نے کہا۔

"ہم جس زمانے میں آگئے ہیں ہمارا لباس بھی اسی زمانے کا ہوگیا ہے، چلو باغ سے نکل کر معلوم کرتے ہیں کہ یہ کون سا زمانہ ہے۔"

دونوں باغ میں سے گزرتے ہوئے باہر ایک سڑک پر آگئے۔ یہ سڑک گول گول پتھروں سے بنی ہوئی تھی۔ ایک رتھ دوڑتا ہوا گزر گیا۔ رتھ کے آگے چار گھوڑے جتے ہوئے تھے۔ کامنی نے کہا۔

"مردے نے ٹھیک کہا تھا ہم ملک روم میں آگئے ہیں۔ ضرور ہم دو ہزار سال پیچھے کے زمانے میں آگئے ہیں۔"

زکوٹا بولا۔

"غنیمت ہے ہم بدروحوں سے بچ گئے۔ خدا نے چاہا تو ہماری طاقت بھی ہمیں واپس مل جائے گی۔"

زکوٹا اور کامنی سڑک کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ ایک جانب رومی طرز کے ڈھلواں سرخ چھتوں والے سفید مکان بنے ہوئے تھے۔ آگے ایک مارکیٹ آگئی۔ یہ پرانے زمانے کی مارکیٹ تھی جہاں لوگ مرغیاں، آٹا، چاولوں، مٹی کے پیالے اور دوسری ضروریات کی چیزیں فروخت کر رہے تھے۔ بڑا شور مچا تھا، چونکہ کامنی اور زکوٹا نے وہاں کے لوگوں نے ایسا لباس پہن رکھا تھا اس لئے کسی نے ان کی طرف دھیان نہ دیا۔ اچانک ایک طرف سے شور اٹھا۔ لوگ ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ زکوٹا اور کامنی حیران سے ہو کر کھڑے تھے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اچانک رومی سپاہی ہنٹر مارتے ان کے قریب آئے اور ان دونوں کو گرفتار کرلیا۔ زکوٹا نے ان کی زبان میں پوچھا۔

"ہمیں کیوں پکڑ رہے ہو بھائی۔ ہم نے کوئی جرم نہیں کیا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

روی سپاہی نے زکوٹا کو ہنٹر مار کر کہا۔

"تم عیسائی ہو تمہیں شیروں کے آگے ڈالا جائے گا۔"

زکوٹا اور کامئی بڑے حیران ہوئے۔ رومن سپاہیوں نے کچھ اور لوگوں کو بھی پکڑ رکھا تھا۔ ان سب کو لے جاکر زمین کے نیچے بنے ہوئے ایک قید خانہ میں بند کردیا۔ زکوٹا اور کامئی کے ساتھ چار اور قیدی بھی تھے ان میں ایک عورت بھی تھی۔ کامئی نے اس عورت سے پوچھا۔

"بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟"

اس عورت کے چہرے پر بڑی نورانی چمک تھی اس نے کہا۔

"کیا تم نہیں جانتیں کہ رومن سپاہی عیسائی مذہب کے ماننے والوں کو پکڑ کر شیروں کے آگے ڈال دیتے ہیں۔"

کامئی نے زکوٹا کی طرف دیکھا' اسے ایک طرف کونے میں لے گئی اور کہا۔

"زکوٹا! ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں آگئے ہیں۔ جب انہیں صلیب پر چڑھایا گیا تھا تو ہزاروں لوگوں نے عیسائی مذہب قبول کرلیا تھا۔ رومن حکومت عیسائیوں کے خلاف تھی' ان کو قتل کیا جانے لگا تھا۔ یہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ رومن گورنر کے حکم سے عیسائیوں کو شیروں کے آگے ڈال دیا جاتا تھا اور شیر انہیں کھاجاتے تھے۔"

زکوٹا نے کہا۔

"میں سمجھ گیا ہوں' مگر یہ تو بڑا ظلم ہے۔"

"ظلم ہے مگر اب سوال یہ ہے کہ ہم کیا کریں؟ یہ رومن سپاہی تو ہمیں شیروں کے آگے ڈال دیں گے۔ کاش ہمارے پاس ہماری طاقت ہوتی تو ہم ان بے گناہ لوگوں کو بھی بچالیتے۔"

زکوٹا نے کہا۔

"خدا کارساز ہے' اگر ہماری زندگی لکھی ہوئی ہے تو ہمیں کوئی نہیں مار سکتا۔"

رات گزر گئی۔ عیسائی قیدی عورتیں اور مرد ساری رات عبادت کرتے رہے۔ دوسرے دن جب سورج نکل آیا تو رومن سپاہی قید خانے میں آئے اور ان سب کو پکڑ کر لے گئے۔ ان سب عیسائی قیدیوں کو ایک گراؤنڈ کے ساتھ ساتھ بنی ہوئی کوٹھڑیوں میں بند کردیا گیا۔ اس گراؤنڈ میں ان لوگوں کو بھوکے شیروں کے آگے ڈالنا تھا۔ سارا دن انہیں بھوکے شیروں کے گرجنے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ معلوم ہوا کہ وہ لوگ شیروں کو اور زیادہ بھوک لگنے کا انتظار کررہے ہیں اس لئے اب بے گناہ عیسائی قیدیوں کو اگلے دن صبح شیروں کے آگے ڈالا جائے گا۔

کوٹھڑی میں زکوٹا اور کامئی ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے تھے اور اپنی قسمت پر غور کررہے تھے کہ دیکھیں اب آگے کیا ہوتا ہے۔ وہ زندہ بھی رہتے ہیں یا نہیں۔ دن گزر گیا' رات کو کوٹھڑی میں تیل سے جلنے والی مشعل روشن کردی گئی۔ آدھی رات کے قریب باہر شور بلند ہوا۔ گھوڑوں کے ہنہنانے اور شیروں کے گرجنے کی آوازیں آنے لگیں' پھر کوٹھڑی کا دروازہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

باہر سے توڑ دیا گیا اور لوگ اندر آگئے۔ وہ کہہ رہے تھے۔

"عیسائی بھائیو! تم آزاد ہو۔ جدھر فرار ہوسکتے ہو فرار ہوجاؤ۔"

خدا جانے یہ کون نیک لوگ تھے۔ قیدی باہر کو بھاگے، زکوتا اور کامئی بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ بھاگ کر گراؤنڈ سے باہر آگئے۔ رومن سپاہی قیدیوں کو پکڑنے کے لئے چیخ چلا رہے تھے۔ گھوڑے دوڑا رہے تھے مگر عیسائی قیدی رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھا کر فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔

زکوتا اور کامئی کو وہیں دو گھوڑے مل گئے۔ انہوں نے انہیں پکڑا ان پر سوار ہوئے اور جدھر منہ اٹھا ادھر کو بھاگ اٹھے۔ گھوڑے اندھیری رات میں دوڑتے چلے جارہے تھے، جب روم شہر کی روشنیاں بہت پیچھے رہ گئیں تو زکوتا اور کامئی نے گھوڑوں کو روکا۔ نیچے اترے اور ایک درخت کے پاس بیٹھ گئے، چونکہ ان کی طاقت ان کے پاس نہیں تھی اس لئے وہ گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھے بیٹھے تھک گئے تھے، کامئی کہنے لگی۔

"یہ خدا کی مدد تھی جو عین وقت پر پہنچی اور ہم لوگ فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔"

آسمان پر تارے نکلے ہوئے تھے، تاروں کی ہلکی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ گھوڑے گھاس چر رہے تھے، کامئی نے کہا۔

"زکوتا بھائی! ہم کس طرف جارہے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ آگے پھر رومن سپاہی ہمیں پکڑلیں۔"

زکوتا نے کہا۔

"یہ تو آگے چل کر ہی پتہ چلے گا۔"

کچھ دیر آرام کرنے کے بعد دونوں گھوڑوں پر بیٹھے اور آگے روانہ ہوگئے۔ رات کے پچھلے پہر انہوں نے دریا کا پل بھی پار کیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ ایک نخلستان میں آگئے۔ نخلستان صحرا میں وہ جگہ ہوتی ہے جہاں پانی کا چشمہ ہوتا ہے اور کھجوروں اور دوسرے پھلوں کے باغ ہوتے ہیں۔ یہاں پہلے سے ایک قافلہ آکر ٹھہرا ہوا تھا۔ یہ لوگ یہودی تھے۔ ان میں ایک بوڑھا راہب بھی تھا۔ وہ ایک درخت کے نیچے بیٹھا آرام کررہا تھا۔

زکوتا اور کامئی گھوڑوں سے اتر کر چشمے کے پاس آکر بیٹھ گئے۔ بوڑھا راہب ان دونوں کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ پھر وہ اٹھ کر ان کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ اس نے زکوتا سے پوچھا۔

"تم اس ملک کے رہنے والے نہیں لگتے ہو، تم کہاں سے آئے ہو اور کہاں جارہے ہو؟"

زکوتا نے کہا۔

"محترم بزرگ! ہم مسافر ہیں، اور ملک ایران کے رہنے والے ہیں۔ تجارت کی غرض سے روم گئے تھے کہ رومن سپاہیوں نے ہمیں عیسائی سمجھ کر پکڑلیا۔ بڑی مشکل سے جان بچا کر بھاگے ہیں اور اب ایران اپنے وطن جارہے ہیں۔"

بوڑھا راہب مسکرایا۔ اس کی مسکراہٹ کامئی کو بڑی پراسرار لگی اس نے کامئی کی طرف گھور کر دیکھا اور بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بیٹی! میں جانتا ہوں تم کون ہو۔"
پھر زکوٹا کی طرف دیکھ کر کہا۔

"بیٹا! میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اصل میں تم کون ہو؟ کیا تم جن نہیں ہو؟ اور میری بیٹی کیا تم اصل میں ناگن نہیں ہو؟"

زکوٹا اور کامنی حیران پریشان ہو کر بوڑھے راہب کا منہ تکنے لگے، انہیں سخت حیرت تھی کہ اس شخص کو ان کی اصلیت کا کیسے پتہ چل گیا ہے۔

○☆○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کالے صحرا کی چڑیل

کامنی نے بوڑھے راہب سے کہا۔

"محترم بزرگ! آپ کو ہماری اصلیت کا کیسے پتہ چل گیا؟ کیونکہ آپ نے ہمارے بارے میں جو کچھ کہا ہے بالکل ٹھیک کہا ہے۔ میں ناگن کامنی ہوں اور یہ میرا بھائی زکوٹا جن ہے۔"

"بوڑھا راہب کہنے لگا۔

"خداوند نے مجھے طاقت دے رکھی ہے کہ میں انسانوں کے چہرے دیکھ کر معلوم کرلیتا ہوں کہ وہ اصل شکل میں کون ہیں۔ میرا نام روزناش ہے، میں یہودی تھا۔ میں نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا ہے، مگر میں نے کسی کو نہیں بتایا کہ میں عیسائی ہوگیا ہوں۔ میں دن رات خداوند کی عبادت کرتا ہوں جس کی وجہ سے خدا نے مجھے یہ طاقت دے رکھی ہے کہ تمہارے چہرے دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ تم اصل میں کون ہو۔"

زکوٹا بولا۔

"محترم بزرگ اگر آپ نے ہماری حقیقت معلوم کر ہی لی ہے تو پھر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہمیں یہ بھی بتادیں کہ ہماری کھوئی ہوئی طاقت ہمیں دوبارہ کیسے حاصل ہو سکے گی، کیونکہ ہم اپنی طاقت کے بغیر کمزور انسان ہو چکے ہیں اور دکھی اور غریب لوگوں کی مدد نہیں کر سکتے۔"

بوڑھا راہب کچھ دیر سوچتا رہا، پھر بولا۔

"یہاں سے آگے یروشلم کا شہر آئے گا، وہاں ایک خانقاہ میں خفیہ جگہ پر لکڑی کی اسی صلیب کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چڑھایا گیا تھا۔ صلیب کے اس مقدس ٹکڑے کو ہاتھ لگانے سے تمہارے اندر تمہاری کھوئی ہوئی طاقت واپس آجائے گی۔"

زکوٹا اور کامنی بڑے خوش ہوئے۔ بوڑھا راہب کہنے لگا۔

"صلیب کا مقدس ٹکڑا خانقاہ کے تہہ خانے میں شیشے کے بند بکس میں رکھا ہوا ہے۔ وہاں صرف خاص خاص لوگ ہی جا سکتے ہیں۔ تم وہاں کے پادری زوناش سے میرا نام لینا وہ تمہیں مقدس ٹکڑے کو چھونے کی اجازت دے دے گا۔"

زکوٹا اور کامنی نے بوڑھے راہب کا شکریہ ادا کیا۔ راہب مسکراتا ہوا اٹھا اور درختوں کی طرف چلنے لگا۔ کچھ دیر جاکر وہ درختوں کے پیچھے جیسے غائب ہو گیا، کامنی نے کہا۔

"زکوٹا! یہ کوئی نیک روح تھی جسے خدا نے ہماری مدد کے لئے بھیجا تھا۔ اب جتنی جلدی ہو سکے ہمیں یروشلم کی خانقاہ میں پہنچنا ہو گا۔"

انہوں نے وہیں دوپہر کا کھانا لے کر کھایا، کیونکہ طاقت ختم ہو جانے

کے بعد اب انہیں بھوک پیاس بھی لگنے لگی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد وہ گھوڑوں پر سوار ہو کر یروشلم کی طرف چل پڑے۔

دو راتیں اور دو دن سفر کرنے کے بعد وہ قدیم تاریخی شہر یروشلم پہنچ گئے۔ پتہ کرتے کرتے وہ شہر کے باہر والی خانقاہ میں پہنچ گئے۔ یہاں انہوں نے پادری صاحب کا پوچھا تو ایک آدمی نے کہا۔

"پادری صاحب ملک شام گئے ہوئے ہیں، وہ تین دن کے بعد آئیں گے۔"

کامنی نے زکوٹا سے کہا۔

"بہتر ہے کہ ہم یہ تین دن کسی سرائے میں گزارتے ہیں، کیونکہ یہاں بھی رومن حکومت ہے اور رومن سپاہی عیسائی مذہب والوں کو گرفتار کر کے لے جاتے ہیں۔"

زکوٹا نے کہا۔

"ٹھیک ہے کامنی بہن! چلو سرائے میں چلتے ہیں۔"

یروشلم شہر کی فصیل کے باہر ایک پرانی سرائے تھی۔ وہ دونوں وہاں آگئے۔ انہوں نے ایک کوٹھڑی کرائے پر لے لی۔ رات کو وہاں آرام کیا اور دوسرے دن پرانی خانقاہ کی تلاش میں چل پڑے۔ اس زمانے میں عیسائی مذہب نیا نیا پھیل رہا تھا، اور رومن حکومت ان کے سخت خلاف تھی، چنانچہ عیسائی مذہب ماننے والے چھپ کر خفیہ جگہوں پر ملتے اور عبادت کرتے تھے۔ یہ خانقاہ بھی شہر سے دور صحرا میں تھی اور باہر سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے یہودی خانقاہ کی شکل دی ہوئی تھی، مگر اس کے اندر تہہ خانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب کا مقدس ٹکڑا محفوظ رکھا ہوا تھا۔ یہاں عیسائی لوگ چھپ کر راتوں کو آتے۔ مقدس ٹکڑے کی زیارت کرتے اور عبادت بھی کرتے تھے۔

زکوٹا اور کامئی پوچھتے پوچھتے خانقاہ تک پہنچ گئے۔ انہوں نے دیکھا کہ خانقاہ کے اوپر یہودیوں کا نشان بنا ہوا تھا، کیونکہ اس وقت ابھی عیسائیوں کو گرجا بنانے کی اجازت نہیں تھی۔ زکوٹا نے کامئی سے کہا۔

"یہی وہ خانقاہ ہے کامئی۔ ہمیں پادری زوناش صاحب سے ملنا ہوگا۔ چلو اندر چلتے ہیں۔"

ابھی وہ خانقاہ سے چند قدم کے فاصلے پر تھے کہ ایک طرف سے رومن سپاہیوں کا دستہ گھوڑے دوڑاتا ہوا آیا اور خانقاہ کو گھیرے میں لے لیا۔ انہوں نے کامئی اور زکوٹا بھی پکڑ لیا۔

خانقاہ کے اندر کچھ عیسائی لوگ موجود تھے۔ انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔ ان سب قیدیوں کو سپاہی رسیوں سے باندھ کر قتل کرنے کے لئے شہر کی طرف لے کر چل پڑے۔ سپاہی گھوڑوں پر تھے، قیدی لوگ ساتھ ساتھ گرتے پڑتے پیدل چل رہے تھے۔ زکوٹا نے کامئی سے کہا۔

"ہمیں فرار ہونے کی کوشش کرنی چاہئے، یہ ہمارا حق ہے۔"

کامئی نے اپنے ہاتھوں کی رسی کو دیکھا، رسی کی گانٹھ کمزور تھی۔ ذرا سا ہلانے پر رسی کھل گئی، کامئی نے کہا۔

"میری رسی کھل گئی ہے۔ میں موقع پا کر فرار ہو جاؤں گی، تم بھی کوشش کر کے رسی کھول کر بھاگ جانا۔ کم از کم ہم میں سے ایک تو فرار ہو تاکہ وہ دوسرے کی مدد کر سکے۔"

زکوٹا نے بھی رسی کھولنے کی کوشش شروع کر دی، اگرچہ ان کی طاقت ختم ہو چکی تھی۔ پھر بھی زکوٹا ایک جن تھا، اس میں اتنی طاقت ضرور تھی کہ رسی کو زور لگا کر توڑ سکتا۔ اس نے ذرا زور لگایا تو رسی ٹوٹ گئی۔ اس خیال سے کہ سپاہیوں کو شک نہ پڑے زکوٹا نے رسی کو اپنے ہاتھوں پر لپیٹے ہی رکھا۔ اب وہ کسی مناسب موقع کا انتظار کرنے لگے۔

ایک جگہ چھوٹی چھوٹی بنجر پہاڑیاں شروع ہو گئیں۔ ان پہاڑیوں میں بے شمار چھوٹے چھوٹے قدرتی غار اور کھوہ بنے ہوئے تھے۔

ایک جگہ پہاڑی کا موڑ کاٹتے ہوئے کامئی نے اشارہ کیا اور رسی پھینک کر پہاڑی کی طرف دوڑ پڑی۔ زکوٹا بھی اس کے ساتھ ہی دوڑ پڑا۔ رومن سپاہی گھوڑا دوڑاتے ان کی طرف بڑھے۔ بدقسمتی سے زکوٹا ان کے قابو میں آگیا۔

رومن سپاہی نے گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے زکوٹا کے پیچھے سے آگے جاتے ہوئے تلوار کا وار کیا اور زکوٹا کی آدھی گردن کٹ گئی۔ وہ لڑکھڑا کر ریت پر گرا اور اس کی گردن سے خون کے فوارے نکلنے لگے۔ کامئی نے دور سے یہ بھیانک منظر دیکھا تو اس کا دل غم سے بوجھل ہو گیا۔ اب وہ ہر حالت میں اپنی جان بچانا چاہتی تھی تاکہ زکوٹا کو پھر سے زندہ کرنے کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوشش کرسکے۔ وہ دوڑتی گئی' سامنے پہاڑی کا ایک غار آگیا جس کے منہ پر گھنی جھاڑیاں تھیں۔ کامنی جھاڑیوں میں سے گزر کر غار میں گھس گئی۔

رومن سپاہی جو گھوڑا دوڑاتے اس کے پیچھے پیچھے آرہا تھا' اس نے کامنی کو غار میں داخل ہوتے نہیں دیکھا' چنانچہ وہ آگے نکل گیا۔ کامنی غار کے اندر بڑے بڑے پتھروں کے پیچھے اندھیرے میں چھپ کر بیٹھی رہی۔ جب وہاں بیٹھے بیٹھے کافی دیر ہوگئی اور اسے یقین ہوگیا کہ رومن سپاہی قیدیوں کو لے کر بہت دور جاچکے ہوں گے' وہ غار سے باہر نکل آئی۔ دھوپ چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔ موسم بڑا گرم تھا۔ کامنی نے چاروں طرف دیکھا۔

رومن سپاہی قیدیوں کو لے کر وہاں سے بہت دور نکل چکے تھے۔ کامنی کو یہ بھی یقین تھا کہ زکوٹا کی لاش صحرا میں ہی پڑی ہوگی۔ زکوٹا کی لاش ابھی تک ریت پر پڑی تھی۔ کامنی ناگن بھاگ کر لاش کے پاس گئی۔ اس نے جھک کر دیکھا۔ زکوٹا کی گردن آدھی سے زیادہ کٹ چکی تھی۔ سارا خون بہہ گیا تھا۔ زکوٹا مرچکا تھا' یعنی اس کا جسم ختم ہوچکا تھا۔

کامنی ناگن نے فوراً زکوٹا کے سر کے دو چار بال توڑ کر سنبھال کر رکھ لئے۔ زکوٹا کی لاش کو وہیں ریت میں گڑھا کھود کر دبادیا اور واپس خانقاہ کی طرف چل پڑی۔ خانقاہ پر خاموشی چھائی تھی۔ رومن سپاہی جاچکے تھے۔ ایک پادری خانقاہ کے باہر بیٹھا تھا۔ کامنی ناگن اس کے قریب گئی۔ پادری نے نظریں اٹھاکر کامنی کو دیکھا۔ کامنی نے کہا۔

"مجھے پادری زوناش صاحب سے ملنا ہے۔ میں یروشلم سے آئی ہوں۔"

پادری نے کامنی کو اوپر سے نیچے تک دیکھا' پھر اشارہ کیا کہ اندر چلی جاؤ۔ کامنی جلدی سے خانقاہ میں داخل ہوگئی۔ خانقاہ کے اندر ایک چھوٹا کمرہ تھا جس کے درمیان ایک چبوترے پر موم بتیاں روشن تھیں۔ ایک بوڑھا پادری ایک طرف آنکھیں بند کئے بیٹھا عبادت میں مصروف تھا۔ کامنی ناگن دیوار کے ساتھ بنچ پر بیٹھ گئی۔ جب پادری عبادت سے فارغ ہوا تو اس نے سینے پر صلیب کا نشان بنایا۔ کامنی سمجھ گئی کہ یہ عیسائی پادری ہے۔ پادری نے گردن موڑ کر کامنی کی طرف دیکھا اور پوچھا۔

"کون ہو بیٹی؟ کہاں سے آئی ہو۔؟

کامنی نے کہا۔

"جناب مجھے پادری زوناش صاحب سے ملنا ہے۔"

پھر کامنی نے اس بزرگ راہب کا نام لیا جس نے کامنی کو وہاں بھیجا تھا۔ راہب کا نام سن کر پادری نے سینے پر دوبارہ صلیب کا نشان بنایا اور کہا۔

"بیٹی میں ہی پادری زوناش ہوں۔ کہو تم کیا چاہتی ہو؟ میں تمہاری کیا خدمت کرسکتا ہوں۔"

کامنی نے کہا۔

"مجھے مقدس صلیب کے ٹکڑے کی زیارت کرادیجئے۔ آپ کی عنایت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوگی۔"

پادری زوناش نے کامئی کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا' وہ اسے ایک خفیہ زینے سے نیچے تہہ خانے میں لے گیا۔ کامئی نے دیکھا کہ تہہ خانے میں ایک چبوترے پر شیشے کا چھوٹا بکس رکھا ہے جس کے اندر مخمل کے رومال پر صلیب کا مقدس ٹکڑا رکھا ہوا تھا۔ پادری زوناش نے بکس کھول دیا اور کہا۔

"تم مقدس صلیب کے ٹکڑے کی زیارت کرسکتی ہو۔"

کامئی نے بڑی عقیدت اور محبت سے صلیب کے مقدس ٹکڑے کو دیکھا۔ پھر اپنا ہاتھ صلیب کے اوپر رکھ دیا۔ ہاتھ رکھتے ہی کامئی کو محسوس ہوا کہ اس کے اندر ایک بجلی سی دوڑ گئی ہے۔ اس نے جلدی سے ہاتھ پیچھے ہٹالیا۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کے جسم میں ایک نئی طاقت آگئی ہے۔ اس نے پادری زوناش کا شکریہ ادا کیا اور اجازت لے کر تہہ خانے سے اوپر آگئی۔

خانقاہ سے باہر نکلنے لگی تو اس نے پلٹ کر ایک بار پھر پادری زوناش کا شکریہ ادا کیا اور یروشلم شہر کی طرف روانہ ہوگئی۔ وہ جلدی سے جلدی کسی جگہ جاکر اپنی طاقت آزمانا چاہتی تھی۔ چلتے چلتے وہ ایک چھوٹے سے ٹیلے کی اوٹ میں آکر بیٹھ گئی' اس نے آنکھیں بند کرلیں اور زور سے سانس لے کر پھنکار ماری۔ کامئی کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کامئی عورت سے سانپ بن گئی تھی۔ وہ دوسری پھنکار مار کر پھر سے عورت کے روپ میں

آگئی۔ اب اس نے زکوٹا کو دوبارہ زندہ کرنا تھا۔ زکوٹا نے کہا تھا کہ اگر میرے ساتھ کوئی حادثہ ہوجائے اور میں مرجاؤں تو تم میرے سر کے بال کاٹ کر شہر یا صحرا کی کسی سب سے اونچی پہاڑی پر جاکر اس کو آگ لگا دینا۔ میں دوبارہ زندہ ہوجاؤں گا۔

کامئی نے اردگرد دیکھا۔ ایک پہاڑی سب سے اونچی اسے نظر آئی۔ وہ تیز تیز چلتی پہاڑی کی طرف گئی۔ پہاڑی کی چڑھائی چڑھنے لگی تو اس نے دیکھا کہ دو چمکیلی آنکھیں اسے ایک چھوٹے سے غار کے اندر سے دیکھ رہی ہیں۔ کامئی نے کوئی خیال نہ کیا۔ وہ یہی سمجھی کہ یہ کوئی بھیڑیا یا گیدڑ ہوگا۔ وہ پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گئی۔ اس نے زکوٹا کے بال نکال کر سامنے رکھے اور دو پتھروں کو زور زور سے رگڑ کر انہیں آگ لگادی۔ آگ کا شعلہ بھڑکا اور زکوٹا کے بال جلنے لگے' اچانک آسمان پر بادل کا ایک گہرا ٹکڑا آگیا۔

بجلی ایک کڑاکے کے ساتھ چمکی اور جہاں زکوٹا کے بال جل رہے تھے ان پر گری۔ ایک دھماکہ ہوا اور کامئی اچھل کر دور جاگری۔ اس کی آنکھوں کے گرد اندھیرا چھارہا تھا' حالانکہ وہ دن کا وقت تھا' مگر چاروں طرف ایک دم اندھیرا سا چھانے لگا تھا۔ کامئی نے اونچی آواز میں زکوٹا کو پکارا۔

"زکوٹا! کیا تم زندہ ہو؟"

کوئی جواب نہ آیا۔ کامئی نے دیکھا کہ جہاں آگ جل رہی تھی وہاں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک گول سیاہ چہرے والی عورت کھڑی ہے۔ اس کے سیاہ بال کھڑے ہیں
آنکھیں زرد رنگ کی ہیں اور ان میں سے بڑی چمک نکل رہی ہے۔ اچا
کامنی کو وہ آنکھیں یاد آگئیں جو پہاڑی پر چڑھتے وقت اس نے ایک
میں چمکتی دیکھی تھیں۔ عورت نے سیاہ لباس پہن رکھا تھا۔ اس کے
میں انسانی کھوپڑیوں کا ہار پڑا تھا۔ کامنی نے منتر پڑھ کر پھونکا۔ کوئی اثر
ہوا۔ عورت نے چیخ مار کر کہا۔

"کامنی ناگن! تیرا منتر مجھ پر نہیں چل سکتا' میں اگنی دیوتا کی نر
ہوں۔ ہاہاہا۔ زکوٹا میرے قبضے میں ہے۔ اب تو بھی میرے قبضے میں آ
والی ہے۔"

کامنی ناگن نے دوسرا منتر پڑھ کر زور سے پھنکار ماری' وہ سانپ
گئی۔ سانپ بن کر کامنی اچھل کر ایک طرف کو دوڑی۔ وہ تھوڑی دور
تھی کہ اچانک اگنی نرتکی اس کے سامنے آگئی۔ اگنی نرتکی نے ہاتھ آ
بڑھا کر کامنی ناگن کو جو سانپ کے روپ میں تھی گردن سے پکڑ کر ا
کلائی کے گرد لپیٹ لیا اور بھیانک آواز میں بولی۔

"ناگن کامنی! میں چاہتی تھی کہ تو سانپ بن جائے' سانپ کے رو
میں آکر تو میرے کام آسکتی ہے۔"

کامنی ناگن نے فوراً دوسرا منتر پڑھا۔ اس نے دوبارہ عورت کے
روپ میں آنا چاہا مگر اب اس پر اگنی نرتکی کے جادو کا اثر ہوچکا تھا۔ وہ
سانپ سے دوبارہ عورت نہ بن سکی۔ اگنی نرتکی نے کامنی کو گردن سے

دبوچتے ہوئے کہا۔

"ناگن! اب تو ساری زندگی سانپ بن کر گزارے گی اور جو میں کہوں
گی وہی کرے گی' آج سے تو میری غلام ہے۔ چل میں تجھے زکوٹا کے پاس
لے چلتی ہوں۔ چل کر اپنے بھائی کا حال دیکھ کہ وہ کس حال میں ہے۔"

اتنا کہہ کر اگنی نرتکی ہوا میں بلند ہوئی اور اس نے سیاہ بادل کے
ٹکڑے میں اڑنا شروع کردیا۔ کامنی سانپ کے روپ میں سب کچھ دیکھ رہی
تھی۔ کالے بادل کا ٹکڑا اگنی نرتکی کے ساتھ ساتھ اڑ رہا تھا۔ وہ دل میں
سوچنے لگی کہ یہ کس خوفناک بلا سے پالا پڑگیا ہے۔ خدا جانے اس نے زکوٹا
کو کس حال میں رکھا ہوا ہوگا' اگنی نرتکی جس بادل پر سوار ہو کر فضا میں اڑ
رہی تھی اس میں بار بار بجلیاں چمک رہی تھیں۔ کامنی نے نیچے دیکھا۔
اسے زمین بھورے رنگ کی دکھائی دے رہی تھی۔ ایک جگہ نیچے سمندر
آگیا۔ نرتکی نیچے اترنے لگی۔ بادل اب اوپر آسمان پر ہی رہ گیا تھا' نیچے
سمندر کے درمیان ایک بہت بڑی پہاڑی پانی میں سے باہر نکلی ہوئی تھی۔
اگنی نرتکی اس پہاڑی پر اتر پڑی۔ پہاڑی کی چوٹی پر ایک گول سوراخ تھا
جہاں سیڑھیاں نیچے اترتی تھیں۔ وہ سیڑھیاں اتر کر پہاڑی کے اندر ایک
لمبے کمرے میں آگئی جس کی دونوں جانب پتھر کی دیوار میں چھوٹے چھوٹے
چبوترے بنے ہوئے تھے۔ کامنی ناگن یہ دیکھ کر خوف زدہ ہوگئی کہ ہر
چبوترے پر کسی نہ کسی انسان اور جانور کا کٹا ہوا سر رکھا ہوا تھا' وہ نرتکی
اسے اپنے خاص کمرے میں لے آئی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس کمرے میں جانوروں اور انسانوں کی ہڈیوں سے بنایا ہوا ایک پلنگ بچھا تھا۔ پلنگ کے پائے انسانی ٹانگوں کے بنے ہوئے تھے۔ پلنگ کے پیچ ایک عورت کا سر لٹک رہا تھا جس کے کالے بال کھلے تھے اور دیوار کے ساتھ چپکے ہوئے تھے۔

اگنی نرتکی نے کامنی ناگن کو ایک بوتل میں ڈال کر اسے ڈھکنے بند کردیا اور قہقہہ لگا کر بولی۔

"اس بوتل سے تجھے تیرا شیش ناگ دیوتا بھی باہر نہیں نکال سکے گا اب میں تمہیں تمہارے بھائی زکوٹا سے ملاتی ہوں۔"

اس نے شیشے کی بوتل جس میں کامنی سانپ کی شکل میں بند تھی میز رکھ دی۔ خود پلنگ پر بیٹھ گئی اور منہ سے بڑی بھیانک آواز نکال کر کہا۔

"کالی چڑیل حاضر ہو۔"

پردہ ہٹا اور ایک سیاہ کالی چڑیل جس کے بال کانٹوں کی طرح کھڑے تھے۔ چہرہ بڑا ڈراؤنا تھا۔ ہاتھ میں خنجر لئے اندر آگئی۔ جھک کر بولی۔

"کیا حکم ہے میری دیوی اگنی نرتکی؟"

اگنی نرتکی نے کہا۔

"زکوٹا کو پیش کرو۔"

کالی چڑیل فوراً واپس مڑ گئی۔ دو سیکنڈ بعد وہ آئی تو اس نے دونوں ہاتھوں میں ایک تھال اٹھا رکھا تھا جس پر زکوٹا کا کٹا ہوا سر رکھا تھا۔ کامنی نے زکوٹا کا سر دیکھا تو غم سے نڈھال ہوگئی، مگر وہ سانپ کے روپ میں تھی۔ اپنے غم کا اظہار نہ کرسکتی تھی۔ اگنی نرتکی نے قہقہہ لگا کر کہا۔

"دیکھ کامنی! اپنے بھائی زکوٹا کا کٹا ہوا سر دیکھ لے، تم اسے دوبارہ زندہ کرنا چاہتی تھی مگر اب یہ کبھی زندہ نہیں ہوگا۔"

اگنی نرتکی نے چڑیل کو حکم دیا۔

"زکوٹا کا سر لے جا اور اب نسطور کو یہاں لا۔"

کالی چڑیل چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور تھال لے کر آئی جس میں نسطور کا کٹا ہوا سر پڑا تھا۔ کامنی کا تو غم کے مارے برا حال ہوگیا۔ یہ بڑی بھیانک بات تھی کہ وہ اپنے سامنے اپنے دو بہترین دوستوں اور بھائیوں زکوٹا اور نسطور کے کٹے ہوئے سر دیکھ رہی تھی۔ اگنی نے چیخ ماری اور کہا۔

"یہ تیرے دوسرے بھائی نسطور کا کٹا ہوا سر ہے، اس کو بھی غور سے دیکھ لے۔ اب یہ بھی کبھی زندہ نہ ہوسکے گا۔"

کالی چڑیل کو اگنی نے حکم دیا کہ ان دونوں سروں کو سانپوں کے غار میں لے جاکر رکھ دو اور اس کے ساتھ کامنی ناگن کی بوتل کو بھی وہیں لے جاؤ۔ کالی چڑیل نے وہ بوتل جس میں کامنی ناگن کے روپ میں بند تھی اٹھاکر تھال میں رکھی اور دونوں کو لے کر سانپوں کے غار میں آگئی۔ یہ ایک سرنگ کی طرح کا غار تھا جس میں دیواروں اور فرش پر کالے سانپ رینگ رہے تھے۔ سانپ پھنکاریں مار رہے تھے۔ ان کے درمیان دیوار کے ساتھ ایک سیاہ پتھر کا چبوترہ تھا۔ کالی چڑیل نے زکوٹا کی کٹی ہوئی گردن اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نسطور کی کٹی ہوئی گردن والا تھال چبوترے پر رکھ دیا۔ ان کے درمیان اس نے کامنی ناگن والی بوتل بھی رکھ دی اور دونوں بازو اوپر اٹھا کر چ ماری اور کہا۔

"تم اگنی نرتکی کے قیدی ہو۔ چاند کی چودھویں رات کو تم تینوں ک دیوی اگنی کی آگ میں ڈال کر جلادیا جائے گا۔ تمہاری قربانی دی جا گی۔"

اور کالی چڑیل قہقہہ لگاتی باہر نکل گئی۔

○☆○

بل بتوڑی اور سرکٹا انسان

زکوٹا، نسطور اور کامنی ناگن کو ہم دو ہزار سال پرانے زمانے میں مندری پہاڑ والے سانپوں کے غار میں اگنی نرتکی کی قید میں چھوڑتے ہیں ور کچھ دیر کے لئے واپس اپنے ۱۹۹۴ء کے ماڈرن زمانے کے لاہور شہر میں تے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ بل بتوڑی چڑیل اور حامون جادوگر کس حال میں یں۔

آپ یہ پڑھ چکے ہیں کہ خلائی چیف اشکالی کے ساتھ زمین پر قبضہ رنے کی غرض سے لاہور میں اتر چکا ہے۔ اس نے فرانس میں اپنی خلائی قت سے بڑی زبردست تباہی مچائی ہے، کئی ریلوے اور دوسرے پل اپنی ائی شعاعوں سے اڑادیئے ہیں، کئی ہوائی جہازوں کو بھی تباہ کیا ہے۔ لاہور ں اس نے ایک سرکاری بنک میں سے خلائی شعاعوں کی مدد سے سونے ے بڑے بڑے صندوق اور کرنسی نوٹوں سے بھرے ہوئے صندوق اڑا کر ور شہر سے باہر ایک ویران جگہ پر جادوگر حامون کے غار میں رکھے ہوئے یں۔ جادوگر حامون اور بل بتوڑی دنیا کو تباہ کرنے اور اس پر خلائی مخلوق

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا قبضہ کرانے کے لئے خلائی چیف اور اشکالی کے ساتھ مل گئے ہیں' کیو وہ یہ چاہتے ہیں کہ زمین پر جب خلائی مخلوق کا قبضہ ہو جائے گا تو وہ خلا مخلوق کی مدد سے سامری جادوگر کے محل پر قبضہ کر لیں گے اور اس تخت پر بادشاہ اور ملکہ بن کر بیٹھ جائیں گے۔ ہیں یہ معلوم نہیں کہ خلا چیف اور اشکالی نے اندر ہی اندر یہ فیصلہ کیا ہوا ہے اور جادوگر حامون ا بل بتوڑی سے زمین پر قبضہ کرنے کے سلسلے میں مدد لی جائے۔ جب زمین خلائی مخلوق کا قبضہ ہو جائے اور خلائی مخلوق کی حکومت قائم ہو جائے تو بتوڑی اور جادوگر حامون کو قتل کر دیا جائے گا۔ دونوں کی نیت ای دوسرے کے ساتھ ٹھیک نہیں۔ دونوں ایک دوسرے کو دھوکا دے ر ہیں۔

خلائی چیف نے فیصلہ کیا ہے کہ زمین پر قبضہ کرنے کے لئے فرا کے کسی جنگل میں زیر زمین ایک خلائی لیبارٹری قائم کی جائے گی' وہاں خلائی اسلحہ اور خلائی راکٹ تیار کئے جائیں گے جو وہاں سے فائر ہو کر سار دنیا کے ملکوں میں گر کر پھٹیں گے اور ایسی شعائیں پھیلا دیں گے جو انسانوں کو ہلاک کر ڈالیں گی۔ ان شعاعوں کے اثر سے عمارتیں محفوظ ر گی۔ عمارتوں' مکانوں' بلڈنگوں کو کچھ نہیں ہوگا' مگر انسان مر جائیں گے اس کے بعد وہ خلائی سیارے سے اپنی خلائی مخلوق کو زمین پر لا کر آباد کر گے اور یہاں اپنی نئی خلائی حکومت بنائیں گے' چنانچہ خلائی چیف اشکا کے ساتھ فرانس کے ایک جنگل میں پہنچ چکا ہے۔

دوسری طرف شہر لاہور میں حامون اور بل بتوڑی اپنے غار میں ہیں۔ ان کے سامنے دو بڑے بڑے صندوق پڑے ہیں جن میں شہر کے سب سے بڑے بنک سے لوٹے ہوئے سونے کی بے شمار اینٹیں پڑی چمک رہی ہیں اور دوسرے صندوق میں ہزار ہزار روپے کے کرنسی نوٹوں کی گڈیاں بھری ہوئی ہیں۔ یہ ساری دولت خلائی چیف نے خاص خلائی شعاعوں کی مدد سے بنک سے نکال کر حامون کے غار میں لا کر رکھی ہوئی ہیں۔ وہ اس دولت کی مدد سے لاہور اور دوسرے ملک کے شہروں پر قبضہ کرنے کے لئے خاص قسم کی مشینری تیار کرنا چاہتا ہے۔ فرانس جانے سے پہلے خلائی چیف اور اشکالی نے یہ دولت حامون جادوگر اور بل بتوڑی کے حوالے کی تھی اور کہا تھا۔

"اس دولت کی حفاظت کرنا' اس دولت سے ہم نے بڑا کام لینا ہے۔ خبردار امانت میں خیانت نہ کرنا۔ مجھے معلوم ہے اس میں سونے کی کتنی اینٹیں ہیں اور ہزار ہزار روپے کے نوٹوں کی کتنی گڈیاں ہیں۔"

حامون جادوگر نے کہا تھا۔

"خلائی خالو تم بالکل فکر نہ کرو' تمہاری امانت ویسی کی ویسی یہاں محفوظ رہے گی۔ ہم کوئی چور نہیں ہیں۔ میں حامون جادوگر ہوں کوئی تیلون جادوگر نہیں ہوں۔"

مگر اب ان دونوں کی نیت اتنی زیادہ دولت دیکھ کر خراب ہو رہی تھی۔ حامون نے بل بتوڑی سے کہا۔

"بل بتوڑی! ہم کتنا جادو کر لیں' ہمارے پاس کبھی اتنی دولت جمع نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو سکتی' کیوں نہ ہم یہ ساری دولت لے کر یہاں سے دور کسی جزیرے میں جاکر وہاں اپنا ایک شاندار محل بنائیں اور آرام سے زندگی بسر کریں۔"

بل بتوڑی نے چیخ مار کر کہا۔

"حامون! لمبی ناک والے حامون! تم بھول گئے ہو کہ ہمارا مقصد سامری جادوگر کے تخت پر قبضہ کرنا ہے' ایک بار ہم نے سامری جادوگر کے تخت پر قبضہ کرلیا تو پھر اس سے زیادہ دولت ہمارے پاس آجائے گی اور ہم بادشاہ اور ملکہ بن کر جادونگری پر حکومت کریں گے۔"

حامون غصے میں بولا۔

"بل بتوڑی ناساں چوڑی! تو ڈائن نہیں میری بہن ہے۔ ٹھیک ہے' ہم سامری کے تخت پر ہی قبضہ کریں گے۔ ہمیں اب عمران کی کوٹھی پر چل کر یہ معلوم کرنا چاہئے کہ ہمارے دشمن نسطور اور زکوٹا کس حال میں ہیں۔ کہیں وہ لاہور میں تو نہیں آگئے؟"

بل بتوڑی نے کہا۔

"اتنی دولت کی حفاظت کون کرے گا۔"

حامون بولا۔

"میں کھڑکنوں کو بلا کر ان کی ڈیوٹی لگاتا ہوں کہ وہ یہاں پہرہ دیں۔"

اسی وقت حامون نے منتر پڑھ کر پھونکا۔ دو چھوٹے چھوٹے کھڑکنے حاضر ہوگئے۔ حامون نے حکم دیا۔

"کھڑکنو! ان صندوقوں کے پاس کھڑے ہو کر پہرہ دو۔ خبردار کوئی ایرا غیرا نتھو خیرا غار میں داخل نہ ہو۔"

کھڑکنوں نے ایک ساتھ کہا۔

"جو حکم ہمارے آقا۔"

حامون جادوگر اور بل بتوڑی منتر پڑھ کر غار میں غائب ہوگئے۔ وہ سیدھے عمران کی کوٹھی پر پہنچے' وہاں انہوں نے چارلی ماموں اور عمران کو دیکھا۔ چارلی ماموں کوٹھی کے باغیچے میں کرسی پر بیٹھا کیلے کھارہا تھا۔ عمران سکول کا سبق یاد کررہا تھا۔ بل بتوڑی اور حامون دونوں غائب تھے مگر سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ حامون نے بل بتوڑی کے کان میں کہا' میں ابھی معلوم کرتا ہوں کہ نسطور اور زکوٹا کہاں پر ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حامون ایک غریب فقیر کی شکل میں ظاہر ہوکر چارلی ماموں کے سامنے آگیا' چارلی ماموں نے جلدی سے کیلے چھپالئے اور بولا۔

"تم کون ہے؟ مجھ سے کیلے مت مانگنا۔ میں کیلے کسی کو نہیں دیا کرتا۔"

فقیر نے کہا۔

"نہیں بیٹا! میں کیلے لینے نہیں آیا۔ میں ایک فقیر ہوں۔ یہ معلوم کرنے آیا ہوں کہ نسطور اور زکوٹا کہاں ہیں۔ میں کوہ قاف سے ان کی خیریت معلوم کرنے آیا ہوں۔"

عمران نے کتاب ایک طرف رکھ دی اور کہا۔

"بابا! تم کوہ قاف سے آئے ہو؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

حامون نے کہا۔

"ہاں بیٹا! میں کوہ قاف کا فقیر ہوں۔ کوہ قاف کے شاہ جنات نے مجھے نسطور اور زکوٹا کی خیریت معلوم کرنے بھیجا ہے۔"

عمران بولا۔

"بابا! نسطور انکل اور زکوٹا تو یہاں ابھی تک نہیں آئے۔ وہ سامری جادوگر کی شیطانی طاقت کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے گئے تھے۔ خدا جانے کہاں ہیں، کس حال میں ہیں۔"

چارلی ماموں بولا۔

"ہاں اولڈ مین! دونوں یہاں نہیں ہیں۔ ان کا تمہیں کچھ پتہ چلے تو ہمیں بتانا، اگر نسطور سے ملاقات ہو تو اسے کہنا کہ ہم لوگ لاہور میں اسے بڑا یاد کرتے ہیں اور ہاں آتی دفعہ میرے لئے کیلے ضرور لیتے آنا۔"

"اچھا جی میں ضرور کہہ دوں گا۔ خدا حافظ!"

یہ کہہ کر حامون جادوگر کوٹھی سے باہر نکل کر غائب ہوگیا۔ وہ ہوا میں تیرتا ہوا کوٹھی کی چھت پر پہنچا جہاں بل بتوڑی غیبی حالت میں پہلے سے موجود نیچے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ حامون قریب آیا تو وہ کہنے لگی۔

"میں نے سب کچھ سن لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے دشمن یہاں نہیں ہیں۔ چلو یہ بھی اچھا ہوا۔"

حامون جادوگر نے کہا۔

"اب ہم خلائی چیف کے ساتھ مل کر زمین پر قبضہ کرنے کے لئے

بالکل فری ہیں، یعنی بڑے آرام سے کام کرسکتے ہیں۔ چلو واپس چلتے ہیں۔"

بل بتوڑی کہنے لگی۔

"چلو۔"

اور دونوں وہاں سے واپس اپنے غار میں آگئے۔

پیارے دوستو! آپ پہلے یہ پڑھ چکے ہیں کہ لاہور شہر سے باہر دریا کے پار ایک خانقاہ میں ایک سبز پوش بزرگ رہتا ہے جو دن رات خدا کی عبادت کرتا تھا اور لوگوں کی خدمت بھی کرتا تھا۔ غریبوں کی مدد کرتا۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتا اور مسافروں کے آرام کا خیال رکھتا تھا۔ اس کا ایک مرید بھی تھا جس کو کسی طرح پتہ چل گیا کہ خلائی مخلوق بڑے پراسرار طریقے سے زمین پر اتر آئی ہے اور اب وہ زمین پر تمام لوگوں کو تباہ کرکے اس پر اپنی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے۔ سبز پوش بزرگ نے اپنے مرید سے کہا تھا۔

"ہم پر اس شہر اور پاکستان کی حفاظت کی ذمے داری ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے وطن پاکستان اور اس کے شہروں کو دشمن کی تباہی سے بچائیں۔ ہم اپنا فرض پورا کریں گے۔"

جب خلائی چیف نے لاہور شہر کے سب سے بڑے بنک میں سے خلائی شعاعوں کی مدد سے ساری دولت اڑالی تو اس کی خبر اخباروں میں بھی چھپی تھی اور سارے ملک میں شور مچ گیا تھا کہ لاہور کے ایک بنک میں سے کروڑوں بلکہ اربوں روپے کا سونا اور کرنسی نوٹ پراسرار طریقے سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غائب ہوگئے ہیں۔ تب سبز پوش بزرگ نے مرید سے کہا۔

"یہ دونوں صندوق قومی دولت ہیں۔ ان کو واپس سرکاری خزانے
پہنچایا جائے گا۔"

مرید نے کہا۔

"جناب یہ لوگ خلائی مخلوق ہیں۔ جادوگر اور چڑیل بل بتوڑی بھی
کے ساتھ ہے' ان کے پاس خلائی اور طلسمی طاقت ہے۔"

سبز پوش کی آنکھوں میں جلال آگیا۔ اس نے کہا۔

"کائنات کی تمام طاقتیں اللہ تعالیٰ کے حکم کی غلام ہیں۔ خدا کی طا
سب سے بڑی طاقت ہے اور اللہ یہ طاقت صرف اپنے بندوں کو عطا ک
ہے۔ ہم ان انسان دشمن شیطانی طاقتوں کا مقابلہ کریں گے اور انہیں
شکست دیں گے۔ ہم ابھی سے اپنا کام شروع کردیتے ہیں تاکہ ہمارا پیار
ملک پاکستان اور اس کے سارے شہر ان شیطانوں کے شر سے محفوظ
رہیں۔"

مرید نے کہا۔

"جناب کیوں نہ ہم پولیس کو اطلاع کردیں' پولیس چھاپہ مار کر ساری قومی
دولت بھی برآمد کرلے گی اور ان لوگوں کو بھی گرفتار کرلے گی۔"

سبز پوش نے کہا۔

"یہ لوگ عام جرائم پیشہ لوگ نہیں ہیں یہ اپنے طلسم اور خلائی طاقت
کے ساتھ دولت کے صندوق غائب کردیں گے۔ ہم ان لوگوں کی شیطانی

طاقت کا مقابلہ اپنی روحانی طاقت سے کریں گے۔"

سبز پوش نے اسی وقت وضو کیا۔ دو نفل ادا کئے اور سجدے میں گر کر
خدا سے دعا مانگی اور آنکھیں بند کرکے بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد آنکھیں
کھولیں اور مرید سے کہا۔

"اللہ تعالیٰ نے پاکستان کی سلامتی اور یہاں کے رہنے والے معصوم
بچوں کی سلامتی کے لئے دعا قبول فرمالی ہے۔ تم دیکھو گے کہ پاکستان کی لوٹی
ہوئی قومی دولت واپس بنک میں پہنچ جائے گی۔"

ٹھیک اس وقت بل بتوڑی چڑیل اور جادوگر حامون اپنے غار میں
داخل ہورہے تھے۔ وہ خوش تھے کہ ان کے دشمن نسطور جن اور زکوٹا
لاہور میں واپس نہیں آئے۔ اب وہ آزاد ہیں اور انہیں کسی قسم کا کوئی
خطرہ نہیں ہے۔ غار میں سونے کی اینٹوں اور ہزار ہزار کے نوٹوں سے
بھرے ہوئے صندوق ویسے کے ویسے پڑے تھے اور دونوں کھڑکنے ان کی
حفاظت کررہے تھے۔ حامون نے دونوں کھڑکنوں سے کہا۔

"اب تم غائب ہوجاؤ۔ ہم واپس آگئے ہیں تمہاری ضرورت نہیں
ہے۔ جاؤ۔ جاؤ۔"

جادوگر نے اپنا کالا ڈنڈا ان کی طرف کیا اور دونوں کھڑکنے غائب
ہوگئے۔ بل بتوڑی کہنے لگی۔

"حامون! جب زمین پر خلائی مخلوق کا قبضہ ہوگیا تو ہم سامری کے محل
پر قبضہ کرلیں گے' لیکن کہیں یہ خلائی چیف اپنے وعدے سے مکر تو نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جائے گا؟"

حامون غصے میں آکر کہنے لگا۔

"اگر اس نے دھوکہ کیا تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میں بھی جادوگر حامون ہوں کوئی تیلون جادوگر نہیں ہوں۔"

بل بتوڑی چیخ مار کر ہنسنے لگی۔ پھر صندوقوں کی طرف دیکھا اور کہا۔

"لمبی ناک والے حامون! صندوق کھول کر مجھے سونے کی اینٹیں تو دکھادو۔ میرا بڑا دل چاہ رہا ہے۔"

حامون جادوگر نے بازو زور سے ہلاتے ہوئے کہا۔

"آخر تم بھی عورت ہو' اور عورت چاہے چڑیل ہو اسے سونے کے زیورات کا بڑا شوق ہوتا ہے۔ پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں صندوق کھولنے لگا ہوں۔"

حامون نے صندوق کو کھولا تو چیخ مار کر پیچھے ہٹ گیا' کیونکہ صندوق خالی تھا۔ اس میں سے سونے کی اینٹیں غائب تھیں۔ سبزپوش کی دعا سے سونے کی ساری اینٹیں اور دوسرے صندوق سے نوٹوں کی ساری گڈیاں قومی بنک کے خزانے میں واپس جاچکی تھیں۔ بل بتوڑی نے صندوق خالی دیکھا تو چیخ مار کر بولی۔

"حامون! یہ تو غضب ہوگیا۔ دوسرا صندوق کھول کر دیکھو' کہیں نوٹ بھی تو غائب نہیں ہوگئے۔"

حامون جادوگر نے دوسرا صندوق کھولا تو وہ بھی خالی پڑا تھا۔ سارے

نوٹ غائب تھے۔ جادوگر حامون غصے میں اچھل اچھل کر کودنے لگا۔

"کون لے گیا ہماری دولت' کس کو اتنی جرات ہوئی۔ اب خلائی چیف کو کیا جواب دیں گے۔ وہ تو یہی سمجھے گا کہ ساری دولت ہم نے چرا کر کسی جگہ چھپادی ہے۔"

بل بتوڑی بولی۔

"حامون! یہ صندوق خالی کیسے ہوگئے؟ کون چرا کر لے گیا؟ یہ ضرور کسی بہت بڑے جادوگر کا کام ہے' کہیں نسطور جن تو واپس آکر ساری دولت اڑا کر نہیں لے گیا؟"

حامون نے چلا کر کہا۔

"وہ کیسے واپس آسکتا ہے' وہ تو سامری کے ہتھے چڑھ چکا ہوگا۔"

"پھر ساری دولت کہاں چلی گئی؟"

حامون سر پیٹ کر رونے لگا۔

"بل بتوڑی ہم مارے گئے۔ ناساں چوڑی ہم برباد ہوگئے۔ خلائی چیف ہمیں قتل کردے گا۔ وہ ہم پر خلائی شعاع ڈال کر ہمیں بھسم کردے گا۔ اب ہم کبھی سامری کے تخت پر قبضہ نہیں کرسکیں گے۔"

بل بتوڑی بھی حامون کے ساتھ مل کر زور زور سے رونے لگی۔ ادھر لاہور کے سب سے بڑے قومی بنک میں جب چوری کی ساری دولت' سارے نوٹ اور سونے کی ساری اینٹیں اپنے آپ واپس آگئیں تو وہاں کے سارے افسر اور کلرک حیران ہو کر رہ گئے' کسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یہ دولت اپنے آپ قومی خزانے میں کیسے واپس آگئی۔ بنک کے مینج
کہا۔

"یہ قوم کی دولت تھی۔ قوم کے خزانے میں واپس آگئی۔ ہمیں خ
شکر ادا کرنا چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب کچھ ہوا
ہمیں اس کی وجہ دریافت کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ ہم اس
وجہ شاید کبھی معلوم نہ کرسکیں۔ اب ہم حفاظتی انتظام زیادہ سخت کر
گے۔"

دوسرے دن پاکستان کے سارے اخباروں میں یہ خبر چھپ گئی کہ ق
خزانے سے جو بھاری رقم چرالی گئی تھی وہ واپس آگئی ہے۔ عمران اور چا
ماموں نے بھی یہ خبر پڑھی۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ چارلی ماموں نے کہا۔

"یہ ضرور نسطور اور زکوتا بھائی کا کارنامہ ہے' میرا خیال ہے کہ
واپس لاہور آچکے ہیں۔"

رحمو بابا چائے بنارہا تھا وہ بولا۔

"اگر لاہور آتے تو سیدھے ہمارے پاس آتے۔"

قومی دولت ضرور کسی بزرگ کی دعا سے قوم کے پاس واپس آئی ہے۔

آنٹی سویٹر بن رہی تھی' کہنے لگی۔

"یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ چاہے جیسے بھی ہوا ہو قوم کی دولت قو
کو واپس مل گئی۔"

جادوگر حامون بھی اخبار لے کر غار میں آیا۔ بل بتوڑی اپنے بالوں

میں جھاڑو پھیر کر بال سنوار رہی تھی۔ جادوگر حامون روتے ہوئے بولا۔

"بل بتوڑی ناساں چوڑی! یہ دیکھ سارے اخباروں میں خبر چھپ گئی ہے کہ بنک سے جو مال لوٹا گیا تھا وہ بنک میں اپنے آپ واپس آگیا ہے۔ ضرور کوئی زبردست طاقت والا جادوگر یہاں آگیا ہے جو اس دنیا کو تباہی سے بچانا چاہتا ہے۔"

بل بتوڑی چیخ مار کر بولی۔

"ہم اس کو اپنے جادو کے زور سے ختم کردیں گے۔"

حامون سر پر زور سے ہاتھ مار کر بولا۔

"مگر خلائی چیف کو کیا جواب دیں گے۔"

وہ جب واپس آکر پوچھے گا کہ سونے کی اینٹیں اور ہزار ہزار روپے کے نوٹوں سے بھرا ہوا صندوق کہاں گیا تو اسے کیا جواب دیں گے۔ ہائے' ہائے ہم برباد ہوگئے بل بتوڑی! ہم لٹ گئے بل بتوڑی۔"

حامون جادوگر بے قراری سے غار میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔ وہ اپنے کالے ڈنڈے کو ادھر ادھر بکھری ہوئی چیزوں پر زور زور سے مار رہا تھا' پھر ایک دم بت بن کر کھڑا ہوگیا۔

"بل بتوڑی! ایک آئیڈیا آگیا ہے۔"

"کیا؟"

بل بتوڑی جلدی سے بولی۔

"مجھے بھی بتاؤ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جادوگر حامون نے اپنی مونچھوں کو مروڑتے ہوئے کہا۔

"ہم سرکٹے آدمی کو اپنے قبضے میں کرکے اس سے کام لیں گے۔ اس میں اتنی زبردست طاقت ہے کہ وہ بینک سے ساری دولت دوبارہ واپس لے آئے گا۔"

بل بتوڑی خوش ہوکر اچھل پڑی' کہنے لگی۔

"ہاں حامون! سرکٹے آدمی کو قبضے میں کرتے ہیں وہ اگر ہمارے قبضے میں آگیا تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ہمارا مقابلہ نہیں کرسکے گی' ہم ساری دولت واپس لانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔"

بل بتوڑی ایک دم فکرمند ہوگئی' بولی۔

"مگر لمبی ناک والے حامون! سرکٹا آدمی ہمارے قبضے میں کس طرح آئے گا۔ اس کو تو سامری بھی آج تک اپنے قبضے میں نہیں کرسکا۔"

جادوگر حامون نے ہنس کر کہا۔

"بل بتوڑی! تو ڈائن نہیں میری پیاری بہن ہے' اری تو مجھے نہیں جانتی۔ میرے پاس ایسے ایسے طلسمی منتر ہیں کہ زمین کے اندر چھپے ہوئے بچھو کو بھی حاضر کرسکتا ہوں۔ میں طلسمی منتر سے سرکٹے آدمی کو بلاؤں گا۔"

"مگر وہ کہاں ہوتا ہے؟" بل بتوڑی نے پوچھا۔

حامون بولا۔

"اس لاہور شہر میں شمال کی جانب ایک پرانا قبرستان ہے' قبرستان میں

انگریزوں کے زمانے کی قبریں ہیں' مجھے ایک بار سامری جادوگر نے بتایا تھا کہ اس قبرستان میں سرکٹا آدمی ایک پرانی قبر میں رہتا ہے۔ بس میں آج رات کو ہی قبرستان میں جاؤں گا۔ وہاں اپنا خاص طلسمی منتر پڑھ کر سرکٹے آدمی کو بلاؤں گا اور اسے اپنے قبضے میں کرلوں گا۔"

بل بتوڑی نے پوچھا۔

"مگر وہ تمہارے قبضے میں کیسے آئے گا؟ وہ تو تمہیں دیکھ کر تم پر حملہ کردے گا۔"

حامون بولا۔

"میں حامون جادوگر ہوں' کوئی تیلون جادوگر نہیں ہوں۔ میں سارا انتظام کرکے جاؤں گا تم فکر نہ کرو۔"

جادوگر حامون غار میں بیٹھ کر رات ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ جب آدھی رات ہوگئی تو حامون نے بل بتوڑی سے کہا۔

"تو غار میں بیٹھ کر میرا انتظار کر' میں انگریزوں کے پرانے قبرستان میں جاتا ہوں اور سرکٹے انسان کو اپنے قبضے میں کرکے واپس آؤں گا۔"

حامون نے اپنا کالا ڈنڈا اور تھیلا اٹھایا اور منتر پڑھ کر غائب ہوگیا۔ غائب ہونے کے بعد وہ لاہور شہر کے شمال کی طرف اڑنے لگا۔ شہر کی عمارتوں میں روشنیاں ہورہی تھیں۔ آسمان پر تارے چمک رہے تھے۔ حامون تاروں بھری رات میں لاہور شہر کے اوپر غیبی حالت میں اڑا چلا جارہا تھا۔ جب ماڈل ٹاؤن اور ٹاؤن شپ کا علاقہ بھی گزر گیا تو وہ اڑتے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اڑتے غوطہ لگا کر نیچے آگیا۔ اب وہ ایک خالی میدان کے اوپر تیرتا ہوا اڑ[رہا] تھا۔ یہاں اندھیرا تھا، کہیں کہیں درختوں کے جھنڈ تھے۔ وہ کراچی جا[نے] والی ریلوے لائن کے بھی اوپر سے گزر گیا۔ اسے اندھیرے میں دور [سے] درختوں کا ایک جھنڈ دکھائی دیا۔ حامون اس جھنڈ کی طرف مڑ گیا۔ اس[ے] معلوم تھا کہ اسی جھنڈ میں انگریزوں کا پرانا قبرستان ہے اور وہیں سرکٹا آدمی رہتا ہے۔

حامون نے اڑتے اڑتے درختوں کے جھنڈ کا ایک چکر لگایا، پھر خاموشی سے آہستہ آہستہ سیدھا ہو کر نیچے زمین پر اتر آیا۔ اس کے سامنے پرانی قبریں پھیلی ہوئی تھیں۔ یہ ساری کی ساری قبریں ٹوٹی پھوٹی تھیں، کسی کسی قبر پر کتبہ باقی رہ گیا تھا، اور کتبے پر انگریزی زبان میں مرنے والے انگریز کا نام لکھا تھا۔ حامون بڑی احتیاط سے قبروں کے درمیان چلنے لگا۔ چاروں طرف ہولناک اندھیرا اور سناٹا چھایا تھا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے وہاں روحیں چل پھر رہی ہوں۔ حامون کی تیز نگاہیں چاروں طرف دیکھ رہی تھیں۔ اسے سرکٹے آدمی کی قبر کی تلاش تھی، اس نے اپنا کالا ڈنڈا آگے کیا ہوا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جب سرکٹے آدمی کی قبر آئی تو کالا ڈنڈا کانپنے لگے گا۔ اس نے اندھیرے میں قبروں کے درمیان چل پھر کر ساری قبریں دیکھ لیں۔ ہر قبر کی طرف ڈنڈے کا اشارہ کیا۔ ہر قبر پر ڈنڈا لگا کر دیکھا مگر ڈنڈا کسی قبر کے ساتھ لگ کر نہ کانپا۔

حامون سوچ میں پڑ گیا، اسے خیال آیا کہیں سامری کو مغالطہ تو نہیں

لگ گیا۔ ہو سکتا ہے سرکٹا آدمی کسی دوسرے قبرستان میں رہتا ہو۔ وہ ایک قبر کے پاس رک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا، اچانک اس کی نظر ایک قبر پر پڑی جو ایک درخت کے نیچے بنی ہوئی تھی۔ حامون کی آنکھیں اندھیرے میں اس قبر کو بالکل صاف دیکھ رہی تھیں۔ وہ قبر کے پاس آگیا۔ اس قبر کا کتبہ غائب تھا۔ قبر بند تھی۔ حامون نے اس کے ساتھ کالا ڈنڈا لگایا۔ ڈنڈے میں حرکت پیدا نہ ہوئی۔ وہ مایوس ہو گیا، یہ قبر بھی سرکٹے آدمی کی قبر نہیں تھی۔ اسے کچھ خیال آیا، اس نے جھک کر قبر کے ساتھ اپنا کان لگایا۔ وہ چونک پڑا، قبر کے اندر سے کسی کے سانس لینے کی آواز آرہی تھی۔ حامون اچھل کر پرے ہٹ گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ سرکٹے آدمی کی ہی قبر ہے، مگر اس کی زبردست طاقت کی وجہ سے ڈنڈے پر اثر نہیں ہوا تھا۔ حامون کا طلسمی ڈنڈا بھی سرکٹے انسان کی طلسمی شعاعوں کا پتہ نہیں چلا سکا تھا۔ حامون قبر کے پاؤں کی طرف آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ اب اس نے آنکھیں بند کر کے منہ ہی منہ میں ایک خاص طلسمی منتر پڑھنا شروع کر دیا۔ یہ بڑا زبردست منتر تھا۔ اس منتر کو پڑھ کر اگر وہ سمندر پر پھونک مارتا تو سمندر کو آگ لگ سکتی تھی۔ قبرستان کی رات تاریک تھی ہر طرف سناٹا تھا، اور حامون آنکھیں بند کیے منتر پڑھ رہا تھا۔

○☆○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سر کٹے انسان کا حامون جادوگر سے مقابلہ

حامون جادوگر نے منتر پڑھنے سے پہلے اپنے اردگرد کالے ڈنڈے سے ایک دائرہ کھینچ لیا تھا۔ یہ طلسمی دائرہ تھا۔ اس کا کوئی دشمن اس دائرے کے اندر داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سرکٹا آدمی بڑی زبردست طاقت والا ہے اور اس کا دشمن ہے' وہ ضرور آتے ہی حملہ کر دے گا۔

حامون آنکھیں بند کئے منہ ہی منہ میں منتر پڑھتا جارہا تھا' جیسے جیسے منتر تیز ہوتا جارہا تھا وہ خود بھی ہلنے لگا تھا۔ اس کی گردن دائیں بائیں حرکت کر رہی تھی۔ منتر کے اثر سے قبر بھی ہلنے لگی تھی۔ اس کے اندر سے تیز تیز انسانی سانسوں کی آواز بلند ہو رہی تھیں۔ اچانک قبر پھٹ گئی اور ایک اونچا لمبا انسانی دھڑ قبر میں سے نکل کر قبر سے دو فٹ بلند ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس انسان کا صرف دھڑ ہی تھا۔ سر غائب تھا۔ یہ سرکٹا آدمی تھا' اس نے لمبا کالا کرتہ پہنا ہوا تھا جو اس کے پاؤں تک چلا گیا تھا۔ قبر سے باہر آتے ہیں سرکٹے آدمی کے منہ سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور اس نے حامون کی طرف اپنا بازو پھیلا کر کوئی منتر پڑھا۔ حامون بھی ہوشیار ہو گیا

تھا۔ سرکٹے آدمی کے منتر کی وجہ سے وہاں آگ کے شعلے اٹھنے لگے' مگر چونکہ حامون نے اپنے اردگرد دائرہ کھینچ رکھا تھا۔ اس لئے آگ کے شعلے دائرے کے باہر باہر ہی بلند ہو رہے تھے۔ حامون ان شعلوں سے محفوظ تھا اور ابھی تک منتر پڑھتا جارہا تھا۔ گردن کو زور زور سے ہلا رہا تھا۔ اب حامون نے بلند آواز میں منتر پڑھنا شروع کر دیا تھا۔

جیسے جیسے منتر کی آواز تیز ہو رہی تھی سرکٹے آدمی کا جسم لرزنے لگا تھا۔ اس کے حلق سے بار بار اس طرح سے بھیانک چیخ کی آواز نکل رہی تھی جیسے وہ سخت تکلیف میں ہو۔ سرکٹے نے ڈراؤنی آواز میں کہا۔

"تم کون ہو؟ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

سرکٹے آدمی نے قبر کے اوپر سے حامون کی طرف بڑھنا چاہا مگر حامون جادوگر کے منتر نے اس کے پاؤں قبر کے اوپر ہوا میں جکڑ دیئے تھے۔

حامون نے بلند آواز میں کہا۔

"سرکٹے آدمی! میں نے تیرے پاؤں اپنی طلسمی طاقت سے جکڑ دیئے ہیں۔ میں نے تیرے جادو کو تیری طاقت کو اپنے طلسمی منتروں سے بے اثر کر دیا ہے۔ اب تو میرے قبضے میں ہے۔"

سرکٹے آدمی کی بری حالت تھی' وہ اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں ہل سکتا تھا' وہیں قبر کے اوپر ہوا میں ایک فٹ بلند کھڑا تھا اور آگے پیچھے اس طرح ہل رہا تھا جیسے سخت تکلیف میں ہو۔ آخر اس نے چیخ مار کر کہا۔

"میرے جسم میں آگ لگ رہی ہے۔ اے جادوگر تو کون ہے؟ اور مجھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیوں تنگ کر رہا ہے۔"

حامون نے خوش ہو کر کہا۔

"میں حامون جادوگر ہوں۔ میں نے تمہیں اپنے قبضے میں کر لیا ہے۔ اب تم میرے غلام ہو تمہیں میرا ہر حکم ماننا پڑے گا۔ بولو! کیا کہتے ہو؟"

سر کٹے آدمی کی بری حالت تھی۔ اس کا سارا جسم ٹوٹ رہا تھا' جسم میں جیسے آگ لگی ہوئی تھی۔ اس نے چیخ کر کہا۔

"حامون! اپنا منتر واپس لے لے۔ میرے جسم کی آگ ٹھنڈی کر دے' میں تیرے قبضے میں ہوں۔ میں تیرا ہر حکم مانوں گا۔"

جادوگر حامون اٹھ کھڑا ہوا' کہنے لگا۔

"بس میں یہی چاہتا تھا' میں نے تجھے قابو کر لیا ہے۔"

اس کے ساتھ ہی حامون جادوگر نے دوسرا منتر پڑھ کر پھونکا۔ اس کے اثر سے سر کٹے آدمی کے جسم کی آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ اس نے کھڑکھڑاتی آواز میں کہا۔

"بتا تو مجھ سے کیا چاہتا ہے۔ تو نے مجھے کس لئے قابو کیا ہے۔"

حامون نے کہا۔

"یہ میں تمہیں اپنے غار میں چل کر بتاؤں گا ابھی تو اس بوتل میں داخل ہو جاؤ۔"

اور حامون نے شیشے کی ایک خالی بوتل آگے کر دی۔ سر کٹا آدمی اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ کہنے لگا۔

"حامون! تو مجھے بوتل میں بند نہ کر' میں ویسے ہی تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔"

حامون بڑا عیار جادوگر تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس نے دنیا کے سب سے خطرناک اور طاقتور سر کٹے آدمی کو اپنے منتر سے قابو کیا ہے۔ اب وہ اس کی کسی بات پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے کہا۔

"نہیں۔ میرا حکم ہے کہ اس بوتل میں بند ہو جا' تو میرا غلام ہے۔ تجھے میرا حکم ماننا پڑے گا نہیں تو ابھی اپنے منتر سے تمہارے دھڑ کو آگ لگاتا ہوں۔"

سر کٹے آدمی نے چیخ مار کر کہا۔

"نہیں نہیں حامون منتر نہ پڑھنا۔ میں بوتل میں بند ہو جاتا ہوں۔"

حامون نے کہا۔

"چل پھر بوتل میں آجا۔"

سر کٹا آدمی قبر کے اوپر بلند ہو کر کھڑا تھا' اس نے وہیں سے سکڑنا شروع کر دیا۔ وہ سکڑتے سکڑتے چوہے جتنا چھوٹا ہو گیا۔ پھر اپنے چھوٹے چھوٹے قدموں پر چل کر بوتل کے پاس آیا اور بوتل کے اندر چلا گیا۔ جیسے ہی سر کٹا آدمی بوتل کے اندر گیا حامون نے جلدی سے ڈھکنا چڑھا کر بوتل کو بند کر دیا۔ وہ بڑا خوش تھا' اس نے بوتل تھیلے میں ڈالی اور اچھل کر فضا میں بلند ہوا اور قبرستان کے اوپر ایک چکر لگا کر اپنے غار کی طرف اڑنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

غار میں چڑیل بل بتوڑی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ حامون جادوگر غار میں اندر آتے ہی ظاہر ہوا تو بل بتوڑی نے اچھل کر کہا۔

"حامون! سرکٹا آدمی کہاں ہے؟"

حامون نے تھیلے میں سے بوتل نکال کر اس کے سامنے رکھ دی اور کہا۔

"میں نے سرکٹے آدمی کو اپنا غلام بنا کر بوتل میں بند کرلیا ہے۔ یہ دیکھ! یہ دیکھ!"

بل بتوڑی نے بوتل میں چھوٹے سے آدمی کو دیکھا جس کا دھڑ سلامت تھا، مگر سر غائب تھا، خوشی سے بل بتوڑی نے چیخ ماری اور کہا۔

"حامون! تو واقعی بڑا زبردست جادوگر ہے۔ اب اس سرکٹے کو حکم دے یہ خالی صندوقوں کو دوبارہ سونے کی اینٹوں اور نوٹوں سے بھرے۔"

حامون کہنے لگا۔

"گھبراتی کیوں ہے بل بتوڑی ناساں چوڑی! اسی لئے تو میں نے سرکٹے کو اپنے قابو میں کیا ہے۔"

حامون نے بوتل کا ڈھکن کھول دیا اور بوتل کے پاس منہ لے جاکر کہا۔

"سرکٹے! باہر نکل آ۔"

سرکٹا چوہے کی طرح دونوں ہاتھ پاؤں پر چلتا بوتل کے اندر سے نکل کر باہر آگیا۔ جادوگر حامون نے اسے اپنی ہتھیلی پر اٹھالیا، جس طرح بچے لٹو

کھیلتے ہوئے گھومتے ہوئے لٹو کو اپنی ہتھیلی پر اٹھالیتے ہیں، حامون نے کہا۔

"سرکٹے آدمی! میرا پہلا حکم سن! یہ صندوق سونے کی اینٹوں اور ہزار ہزار روپے کے نوٹوں سے بھرے ہوئے تھے۔ یہ خالی ہوگئے ہیں، کسی نے اپنی طلسمی طاقت سے ان کو دوبارہ بنک میں جمع کرادیا ہے۔ میرا حکم ہے کہ لاہور کے سب سے بڑے بنک میں جا اور وہاں جو سونے کی اینٹیں ہیں اور ہزار ہزار روپے کے جتنے نوٹ ہیں لا اور یہ صندوق بھردے۔"

سرکٹے انسان کی آواز آئی۔

"حامون! میرے آقا! یہ بنک کس جگہ پر ہے۔"

حامون بولا۔

"میں تمہارے ساتھ چلوں گا اور تمہیں بتاؤں گا کہ بنک کہاں پر ہے، ابھی رات کا وقت ہے، بنک خالی ہوگا۔ چل میرے ساتھ۔"

جادوگر حامون نے سرکٹے انسان کو تھیلے میں ڈالا۔ بل بتوڑی سے کہا۔

"بل بتوڑی ناساں چوڑی! تو غار میں بیٹھ میں ابھی اپنا مشن مکمل کرکے آتا ہوں۔"

اور حامون جادوگر غائب ہوگیا۔

وہ ایک بار پھر رات کے وقت لاہور شہر کے اوپر اڑ رہا تھا۔ اس دفعہ سرکٹا انسان اس کے تھیلے میں بند تھا۔ وہ اڑتا ہوا ریلوے سٹیشن کی طرف آیا۔ پھر اس کے اوپر سے ہوکر لاہور کی میکلوڈ روڈ کے اوپر سے اڑتا ہوا مال روڈ پر آگیا، جسے اب شارع جناح کہا جاتا ہے۔ ان دنوں اس کا نام بھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

[illegible] ہی تھا۔ یہاں پاکستان کے سب سے بڑے بنک کی عمارت کے اندر روشنی ہو رہی تھی۔ بتیاں اندر باہر جل رہی تھیں۔ باہر پہرہ لگا تھا، مگر بنک کے اندر پہرے داروں کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔

حامون جادوگر غیبی حالت میں تھا۔ وہ فضا میں غوطہ لگاتا ہوا درختوں کے اوپر سے ہو کر نیچے بنک کے فٹ پاتھ پر اتر آیا۔ بنک کا لوہے کا دروازہ بند تھا، مگر حامون اس میں سے آسانی سے گزر گیا۔ بنک خالی پڑا تھا، دور سٹول پر ایک گارڈ بیٹھا اونگھ رہا تھا۔ جادوگر حامون اس کے سامنے سے گزر گیا۔ اسے معلوم تھا کہ بنک کا وہ کمرہ کہاں ہے جس کے اندر ملک کے سارے بنکوں کا خزانہ پڑا ہوتا ہے۔ اس کمرے کے آگے لوہے کی موٹی سلاخوں والا جنگلا لگا تھا۔ حامون جنگلے کے قریب آیا تو اسے ہلکا سا جھٹکا لگا۔ وہ وہیں رک گیا، فوراً سمجھ گیا کہ جس کسی نے اپنی روحانی طاقت سے خزانہ واپس لیا ہے اس نے یہاں ضرور کوئی عمل پڑھ کر حفاظت کی لہریں چھوڑ رکھی ہیں۔ اس نے فیصلہ کیا خود جنگلے کے اندر نہیں جائے گا۔ سرکٹے کو بھیجے گا، شاید سرکٹے کو جھٹکا نہ محسوس ہو۔ حامون نے تھیلے میں سے چھوٹے سے چوہے کے سائز کے سرکٹے کو نکال کر اپنی ہتھیلی پر رکھا اور آہستہ سے کہا۔

"سرکٹے آدمی! وہ دیکھو، وہ لوہے کا جنگلا ہے تو اتنا چھوٹا ہے کہ اس جنگلے میں سے گزر جائے گا۔ میں نہیں گزر سکتا، اس کے آگے خزانے کے کمرے کا دروازہ ہے جس پر تالہ پڑا ہے۔ اپنی طاقت سے تالا کھول کر اندر

جا۔ اندر تمہیں سونے کی بے شمار اینٹیں اور کروڑوں روپے کے نوٹ ملیں گے، اپنی خفیہ طاقت کی مدد سے یہ سارا خزانہ میرے غار میں پہنچا دے اور مجھے باہر آکر خوش خبری سنا کہ تو نے خزانہ غار میں پہنچا دیا ہے۔"

حامون جادوگر نے سرکٹے آدمی کو ہتھیلی پر سے فرش پر اتار دیا۔ سرکٹا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا بچوں کے کھلونے کی طرح لوہے کے جنگلے کی طرف بڑھا۔ حامون غیبی حالت میں وہاں بیٹھا اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں اسے بھی روحانی طاقت والی لہروں کا جھٹکا تو نہیں لگتا، مگر سرکٹے کو جھٹکا نہ لگا، یا اگر لگا تو اس کو محسوس نہ ہوا اور وہ بڑے آرام کے ساتھ لوہے کی سلاخوں کے درمیان سے گزر گیا۔

حامون کو بڑی خوشی ہوئی کہ کام بن گیا۔ روحانی لہریں جو کسی نے وہاں چھوڑ رکھی ہیں سرکٹے کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گی۔ سرکٹا دروازے کے پاس جاکر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اوپر منہ کرکے تالے کو دیکھا۔ تالا اونچا تھا، وہ بند دروازے میں سے گزر گیا۔ سرکٹے کے پاس زبردست طلسمی طاقت تھی، مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اب یہ طلسمی طاقت حامون جادوگر کے قبضے میں ہے، اگر وہاں سے غائب ہو کر اس نے بھاگنے کی کوشش کی تو حامون جادوگر ایک اشارے سے اسے وہیں پتھر بنا دے گا۔

سرکٹا کمرے میں آگیا، کیا دیکھتا ہے کہ دیوار کے ساتھ لوہے کے شیلف سونے کی اینٹوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ایک طرف بڑے بڑے صندوق پڑے ہیں جو کرنسی نوٹوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ سرکٹے آدمی کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پاس ایسا طلسم تھا کہ وہ منتر پڑھ کر جس چیز کو ہاتھ لگاکر کوئی حکم دیتا وہ غائب ہوجاتی تھی۔ سرکٹا آدمی سب سے پہلے لوہے کے شیلف کی طرف بڑھا جہاں بے شمار سونے کی اینٹیں بجلی کے بلب کی روشنی میں چمک رہی تھیں۔ اس نے شیلف کو ہاتھ لگایا اور منتر پڑھنے ہی لگا تھا کہ اسے ایک آواز سنائی دی۔

"سرکٹے! برائی سے توبہ کر اور واپس چلا جا' اگرچہ تو اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔"

سرکٹے نے کہا۔

"تو کون ہے؟ کیا تو میری طاقت کو نہیں جانتا؟ میں تجھے بھی منتر پڑھ کر بھسم کرکے رکھ دوں گا۔"

آواز نے کہا۔

"شیطان کے چیلے! میں اللہ کے حکم سے اس ملک کی دولت کو بچانے کے لئے آیا ہوں' جس کا نام پاکستان ہے اور جو اسلام کے نام پر اللہ اور اس کے رسول اکرمؐ کے نام پر بنا ہے۔ خیریت چاہتا ہے تو یہیں سے واپس چلا جا اور پھر کبھی ادھر کا رخ نہ کرنا۔"

مگر سرکٹا آدمی کہاں ماننا تھا۔ اسے اپنی شیطانی طاقت پر بڑا غرور تھا۔ اس نے کہا۔

"میں اپنا کام کرکے واپس جاؤں گا۔ میں اس ساری دولت کو یہاں سے غائب کرکے حامون کے غار میں پہنچادوں گا۔"

آواز آئی۔

"تو حامون کے اشاروں پر کھیل رہا ہے۔ وہ تیرے ساتھ مخلص نہیں ہے۔ جا اپنی جان بچاکر واپس چلا جا۔"

سرکٹے آدمی نے غصے میں ہلکی سی چیخ مار کر کہا۔

"میں تجھے کچھ نہیں سمجھتا۔ خبردار جو میرے راستے میں آیا۔"

اس کے ساتھ ہی سرکٹے آدمی نے منتر پڑھا اور شیلف کو ہاتھ لگادیا' اگر وہاں سبز پوش درویش کی دعا سے روحانی لہریں نہ آئی ہوتیں اور ایک نیک روح وہاں قومی خزانے کی حفاظت نہ کررہی ہوتی تو سرکٹے کے ہاتھ لگاتے ہی سونے کی اینٹوں سے بھرا ہوا شیلف غائب ہوجاتا' مگر اب ایسا نہ ہوا' بلکہ ایسا ہوا کہ جونہی سرکٹے آدمی نے شیلف کو ہاتھ لگایا اسے ایسا جھٹکا لگا کہ وہ اچھل کر دروازے کے پاس جاگرا' اور بے ہوش ہوگیا۔
حامون جادوگر کو جب خزانے والے کمرے کے باہر بیٹھے بیٹھے کافی دیر ہوگئی تو وہ پریشان ہوا کہ آخر سرکٹے آدمی نے اندر اتنی دیر کیوں لگادی ہے؟ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ خود اندر جائے گا۔ وہ غیبی حالت میں آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا لوہے کے جنگلے کے پاس گیا' اس نے جنگلے میں سے گزرنے کی کوشش کی تو اسے ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اس نے جھٹکے کی پرواہ نہ کی اور جنگلے میں سے گزر گیا۔ سامنے خزانے والے کمرے کا بند دروازہ تھا۔ حامون نے دروازے کو ہاتھ لگایا' اسے کوئی جھٹکا نہ لگا' وہ بند دروازے میں سے بھی گزر گیا۔ کمرے میں جاکر دیکھا کہ روشنی میں شیلف میں لگی سونے کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اینٹیں جگمگا رہی ہیں۔ نوٹوں سے بھرے ہوئے صندوق پڑے ہیں اور سرکٹا آدمی دروازے کے پاس فرش پر چوہے کی طرح بے ہوش پڑا ہے۔ حامون نے جلدی سے سرکٹے آدمی کو ہتھیلی پر اٹھایا۔ اس کے دل پر اپنی انگلی رکھی' دل دھڑک رہا تھا۔ سرکٹا آدمی زندہ تھا' مگر یہ بے ہوش کیوں ہوگیا؟ ضرور یہاں کوئی زبردست روحانی طاقت کی لہریں ہیں۔

جادوگر حامون نے سرکٹے آدمی کو ہوش میں لانے کی کوشش کی مگر وہ ہوش میں نہ آیا۔ اس نے اسے تھیلے میں ڈالا اور خود سونے کی اینٹوں والے شیلف کی طرف بڑھا۔ اس کے پاس اتنی طاقت اتنا طلسم نہیں تھا کہ وہ اتنے بڑے خزانے کو ایک جگہ سے غائب کر کے اپنی مرضی کے مطابق کسی دوسری جگہ پہنچا دے۔ اس نے یہ دیکھنے کے لئے کہ شیلف میں کوئی طاقت تو نہیں آگئی' شیلف کو ذرا سا ہاتھ لگایا۔ اسے اتنا زبردست جھٹکا لگا کہ حامون کی چیخ نکل گئی اور وہ قلا بازی کھا کر فرش پر دور جا گرا۔ وہ اسی جگہ بیٹھا اپنے ہاتھ کو ملنے لگا' چیخ کی آواز باہر پہرے پر بیٹھے گارڈ نے سنی تو وہ بھاگ کر جنگلے کی طرف آیا۔ جنگلے کے تالے کو کھولا' اسے کوئی جھٹکا نہ لگا کیونکہ وہ خزانے کا پہرے دار تھا۔ خزانے کا چور نہیں تھا۔ جنگلا کھول کر اس نے خزانے والے کمرے کے دروازے کا تالا کھولا اور اندر آگیا۔ اسے حامون جادوگر دکھائی نہ دیا' کیونکہ وہ غیبی حالت میں تھا۔ حامون نے گارڈ کو دیکھا تو وہیں بیٹھا اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے دباتا رہا۔ اس کا ہاتھ ابھی تک جھٹکے کی وجہ سے درد کر رہا تھا۔ گارڈ نے ادھر ادھر دیکھا اور حیران

وا کہ یہاں تو کوئی نہیں ہے۔ پھر کسی انسان کی چیخ کی آواز کہاں سے آئی گئی؟

جب اسے کچھ سمجھ میں نہ آیا اور خزانے کے کمرے کو بھی بالکل خالی دیکھا۔ سونے کی اینٹیں اور صندوقوں میں بھرے ہوئے نوٹوں کو چیک کیا اور کمرے سے نکل گیا' باہر سے تالا لگایا۔ پھر جنگلا بند کر کے اسے بھی تالا لگایا اور برآمدے میں دور اپنے سٹول پر جا کر بیٹھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد حامون بھی کمرے سے نکل آیا۔ وہ غائب تھا مگر اڑ نہیں رہا تھا' بلکہ برآمدے میں آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ بے ہوش سرکٹا آدمی چھوٹے سائز میں اس کے تھیلے میں بند تھا۔

جادوگر حامون کا ہاتھ ابھی تک درد کر رہا تھا اور وہ اسے دوسرے ہاتھ سے دباتا آرہا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ کوئی زبردست روحانی طاقت پاکستان کے قومی خزانے کی حفاظت کر رہی ہے۔ اس کا کوئی دوسرا طریقہ نکالنا پڑے گا۔ جب وہ گارڈ کے قریب سے گزرا تو رک گیا' اس نے گارڈ کو جھک کر دیکھا۔ گارڈ اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔ حامون نے گارڈ کی ٹوپی ہاتھ مار کر نیچے گرادی۔ گارڈ گھبرا کر اٹھا اور بولا۔

"کون ہے؟"

حامون نے آہستہ سے کہا۔

"تمہارا چاچا!"

اور آگے نکل گیا۔ گارڈ حیران پریشان ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ اس کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ٹوپی کس نے گرائی تھی اور یہ آواز کس کی تھی۔ حامون بنک کی عمارت سے باہر آتے ہی فضا میں بلند ہوا اور اپنے غار کی طرف اڑنے لگا۔ غار میں آکر وہ ظاہر ہوگیا۔

بل بتوڑی نے پوچھا۔

"خزانہ کہاں ہے؟"

حامون نے غصے میں مرتبان کو ٹھڈا مارا اور بولا۔

"بل بتوڑی! ناساں چوڑی! کسی کی زبردست روحانی طاقت ہمارے راستے میں آگئی ہے۔ میں نے سرکٹے کو اندر بھیجا۔ اس کو سونے کی اینٹوں والے شیلف سے زبردست جھٹکا لگا' وہ بے ہوش ہوگیا یہ دیکھ۔ وہ ابھی تک بے ہوش ہے۔"

اور حامون نے تھیلے میں سے بے ہوش سرکٹے کو نکال کر لوہے کی پلیٹ میں رکھ دیا۔ بل بتوڑی بولی۔

"ہائے میں مرگئی۔ اب کیا ہوگا۔ حامون! ہم اس زبردست طاقت کا مقابلہ کیسے کریں گے؟ میں کہتی ہوں کالی چڑیل کے پاس چلتے ہیں۔"

حامون اپنے ہاتھ کو دباتے ہوئے بولا۔

"نہیں بل بتوڑی ناساں چوڑی! روحانی طاقت بڑی زبردست ہے۔ میں نے خود سونے کی اینٹوں والے شیلف کو ہاتھ لگایا اور مجھے اتنا زبردست جھٹکا لگا کہ ابھی تک میرا ہاتھ درد کررہا ہے۔"

پھر حامون نے گردن اکڑا کر گرج دار آواز میں کہا۔

"لیکن میں حامون جادوگر ہوں۔ کوئی تیلون جادوگر نہیں ہوں۔ میں ک کا خزانہ واپس اپنے غار میں ضرور لاؤں گا۔ میں روحانی طاقت کا مقابلہ کروں گا۔ میں اسے شکست دوں گا۔"

پھر بل بتوڑی کی طرف دیکھا اور کہا۔

"بل بتوڑی! اگر خزانہ واپس نہ آیا تو خلائی خالو یعنی خلائی چیف واپس آکر ہم دونوں کو خلائی شعائیں ڈال کر بھسم کرڈالے گا۔"

بل بتوڑی نے کہا۔

"میں تو کہتی ہوں کہ کالی چڑیل کے پاس چلتے ہیں۔ وہ یہاں کی ساری چڑیلوں کی رانی ہے۔ اس کے پاس سامری سے بھی زیادہ جادو ہے۔ وہ ضرور ہماری مدد کرے گی اور کوئی نہ کوئی ایسا طریقہ بتائے گی کہ جس پر عمل کرکے ہم خزانہ واپس لاسکیں گے۔"

جادوگر حامون کہنے لگا۔

"پہلے اس سرکٹے آدمی کو تو ہوش میں لاؤ شاید یہی کوئی طریقہ بتادے۔ آخر اس کے پاس بھی تو بڑی طاقتیں ہیں۔"

اور وہ دونوں بے ہوش سرکٹے کو ہوش میں لانے کی کوششیں کرنے لگے' مگر سرکٹے آدمی کو ہوش نہ آیا۔ بل بتوڑی نے کہا۔

"ابھی رات تھوڑی سی باقی ہے۔ چلو کالی چڑیل کے پاس چلتے ہیں۔ اس سے پوچھتے ہیں کہ ہمارا خزانہ ہمیں کیسے واپس مل سکتا ہے۔"

حامون جادوگر بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بل بتوڑی! کیوں نہ کرنانی چڑیل کے پاس چلیں؟ وہ تو ساری چڑیلوں کی نانی ہے۔ وہ بھوتوں کی بھی نانی ہے' وہ ضرور کوئی ایسا منتر جانتی ہوگی جس کی مدد سے ہم اپنی کھوئی ہوئی دولت واپس حاصل کرسکیں گے۔"

بل بتوڑی نے کہا۔

"تو چلو اسی کرنانی' بھوتوں کی نانی کے پاس ہی چلتے رہیں' مگر حامون! کرنانی کا ناک بڑا لمبا ہے۔ مجھے اس سے ڈر آتا ہے۔"

حامون نے جھڑک کر کہا۔

"چڑیل ہوکر ڈرتی ہو؟ چلو کرنانی کے پاس چلتے ہیں۔ سرکٹے کو یہیں پڑا رہنے دو اس کو ابھی ہوش آتا نہیں لگتا۔"

حامون جادوگر نے بل بتوڑی کا ہاتھ پکڑ کر منتر پڑھا اور دونوں غائب ہوگئے۔ ان کے جانے کے بعد غار میں خاموشی چھاگئی۔ غار میں ہڈیاں' جادوگری کے آلات اور دوسری عجیب و غریب چیزیں پڑی تھیں۔ دیوار پر الو کا سر لٹک رہا تھا۔ ایک بندر کا ڈھانچہ بھی تھا' ایک طرف انسانی کھوپڑی پڑی تھی۔ سرکٹا آدمی ابھی تک چھوٹے سائز کا تھا اور جادوگر حامون اسے بے ہوشی کی حالت میں ہی بوتل میں بند کرنے کی بجائے باہر ہی چھوڑ گیا تھا۔ حامون اسے بوتل میں بند کرنا بھول گیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ سرکٹا بے ہوش ہے' بوتل میں بند کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

سرکٹا آدمی پلیٹ میں بے ہوش لیٹا ہوا تھا۔ وہ عجیب چوہے کی طرح لگ رہا تھا۔ اس کا سر غائب تھا' صرف دھڑ ہی دھڑ تھا۔ غار میں سناٹا چھایا

ہوا تھا۔ یہ رات کا پچھلا پہر تھا غار ایک ویران علاقے میں تھا۔ باہر رات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اچانک سرکٹے آدمی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ پہلے اس کا ایک ہاتھ ہلا' پھر دوسرا ہاتھ ہلا' سرکٹے کو ہوش آنے لگا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سرکٹے آدمی کو ہوش آگیا۔ وہ پلیٹ میں اٹھ کر بیٹھ گیا' اگرچہ اس کا سر غائب تھا' مگر اس کے اندر جو زبردست طاقت تھی اس کی مدد سے اس کا دھڑ دیکھ سکتا تھا اور اس کی کٹی ہوئی گردن بول بھی سکتی تھی۔ سرکٹے آدمی نے دیکھا کہ غار بالکل خالی پڑا ہے۔ حامون جادوگر اور بل بتوڑی میں سے وہاں کوئی بھی نہیں ہے' وہ اٹھ کر پلیٹ سے باہر آگیا۔ سرکٹے پر جادوگر کے طلسم کا اثر ضرور تھا اور وہ اس کے حکم کا غلام بن چکا تھا' مگر اس کے باوجود اسے پورا ہوش تھا اور وہ حامون جادوگر کی قید سے آزاد ہونا چاہتا تھا۔ غار کو خالی دیکھ کر سرکٹا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا غار کے دروازے کی طرف آگیا۔ غار کے دروازے کو ایک پتھر کی سل نے بند کر رکھا تھا۔ سرکٹے نے چوہے کی طرح پتھر کی سل کے نیچے ایک سوراخ دیکھ لیا۔ وہ اسی میں داخل ہوگیا اور چوہے کی طرح رینگتا ہوا غار سے باہر نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔ باہر رات آہستہ آہستہ گزر رہی تھی۔ آسمان پر تارے چمک رہے تھے۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ سرکٹا جلدی جلدی چلنے لگا۔ وہ جادوگر کے غار سے دور ہوجانا چاہتا تھا۔ میدان میں جھاڑیاں ہی جھاڑیاں تھیں۔ ایک کھیت بھی آیا۔ سرکٹا کھیت کی ڈنڈی پر چل رہا تھا۔ دور اسے ماڈل ٹاؤن کی کوٹھیوں کی روشنیاں نظر آرہی تھیں۔ سرکٹے کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

معلوم تھا کہ دن کی روشنی میں لوگ اسے دیکھ لیں گے اور اتنے سے آدمی کو دیکھ کر جس کی گردن بھی غائب ہو لوگ اس کا تماشہ بنائیں گے۔ ہو سکتا ہے لوگ پتھر مار مار کر اسے مار بھی ڈالیں۔ اسی لئے وہ غار سے دور ہوجانے کے ساتھ ساتھ کسی جگہ چھپنا بھی چاہتا تھا جہاں وہ دن گزار سکے اور پھر رات کو کسی دوسرے شہر میں جاکر کوئی نیا قبرستان تلاش کر کے رہنا شروع کردے جہاں جادوگر حامون نہ پہنچ سکے۔ اس نے اپنے قد کو بھی بڑا کرنا تھا، مگر اس کے پاس اتنی طاقت اور اتنا طلسم نہیں تھا کہ جس کی مدد سے وہ اپنا قد بڑا کر سکتا۔

سرکٹا آدمی چلتے چلتے ماڈل ٹاؤن میں داخل ہوگیا، چونکہ وہ چھوٹا سا تھا اس لئے اس کی رفتار بہت کم تھی۔ وہ ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن کی کوٹھیوں کے پیچھے سے گزر رہا تھا۔ اب صبح کی ہلکی ہلکی روشنی چاروں طرف پھیل چکی تھی اور یہ روشنی بڑھتی جارہی تھی۔ سرکٹے کو ابھی تک چھپنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ملی تھی، اچانک ایک طرف سے دو کتے بھونکتے ہوئے اس کی طرف آئے۔ ان کتوں نے سرکٹے آدمی کو دیکھ لیا تھا۔ وہ اسے کوئی چوہا سمجھ رہے تھے۔ سرکٹا کتوں کو دیکھ کر جان بچانے کے لئے ایک کوٹھی کی طرف بھاگا۔ کتے اس کے پیچھے دوڑے، وہ زور زور سے بھونک رہے تھے۔ سرکٹا گھبرا گیا تھا، اسے کوٹھی کی پچھلی دیوار میں ایک سوراخ نظر آیا۔ جیسے ہی ایک کتے نے اس پر حملہ کیا سرکٹا سوراخ میں سے کوٹھی کے باغیچے میں داخل ہوچکا تھا۔ وہ باغیچے کی جھاڑیوں میں چھپ گیا۔ اس کا سانس پھول

رہا تھا۔ اچانک اسے بلی کی چیخ کی آواز سنائی دی۔ اس نے گھوم کر دیکھا، ایک بلی جھاڑیوں میں پنجے مار کر اسی پر جھپٹ رہی تھی۔ سرکٹا جھاڑی میں سے نکل کر سامنے کی طرف بھاگا۔ بلی اس کے پیچھے جھپٹی۔ سرکٹا گھبرا کر ایک کھلی کھڑکی میں کود گیا۔ بلی شور مچاتی غراتی دوسری طرف نکل گئی۔ سرکٹا کھڑکی میں سے جس کمرے میں کودا وہ کمرہ خالی تھا۔ ایک پلنگ بچھا ہوا تھا۔ میز پر ٹیبل لیمپ تھا، شیلف میں کتابیں لگی تھیں۔ ایک فٹ بال کونے میں نظر آرہا تھا۔ سرکٹا وہاں سے نکل جانا چاہتا تھا مگر اسے باہر بلی کا خطرہ تھا۔ حامون جادوگر کے طلسم کی وجہ سے سرکٹے کی اپنی طلسمی طاقت آدھی سے زیادہ ختم ہوچکی تھی۔ وہ غائب نہیں ہوسکتا تھا۔ وہ اپنے قد کو بڑا نہیں کرسکتا تھا۔ سرکٹے آدمی کی یہ خوش قسمتی تھی کہ بلی کھڑکی میں سے کود کر اندر کمرے میں نہیں آئی تھی۔

دوسرے کمرے میں سے کسی عورت نے آواز دی۔

"رضوان! جلدی تیار ہوجاؤ۔ اسکول سے دیر نہ ہوجائے۔"

باتھ روم میں سے رضوان نے آواز دی۔

"آرہا ہوں ممی، دانت صاف کررہا ہوں۔"

سرکٹا سمجھ گیا کہ یہ اسی لڑکے کا کمرہ ہے جو باتھ روم میں ہے اور وہ آواز اس کی ماں کی تھی۔ اتنے میں باتھ روم کا دروازہ کھلا اور بارہ تیرہ سال کا ایک لڑکا تولئے سے منہ صاف کرتا باہر نکلا۔ سرکٹا جلدی سے جوتوں کے ایک ڈبے میں چھپ گیا۔ یہ رضوان تھا جو آٹھویں جماعت میں پڑھتا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ رضوان کی ممی کمرے میں آئی اور کھڑکی کی طرف جاتی ہوئی بولی۔

"کھڑکی کو صبح بند کردیا کرو۔ بلی اندر آجاتی ہے۔"

اور ممی نے کھڑکی بند کر کے چٹخنی لگادی، اب سرکٹا انسان اس کھڑکی میں سے باہر نہیں جاسکتا تھا، کیونکہ کھڑکی کی چٹخنی اونچی تھی۔ ممی نے کہا۔

"جلدی سے آکر ناشتہ کرلو۔ تمہاری بس آنے ہی والی ہے۔"

رضوان سکول کے بیگ میں اپنی کتابیں رکھنے لگا۔

بیگ اس نے وہیں کھلا چھوڑا اور ناشتہ کرنے چلا گیا۔ سرکٹا آدمی جوتوں کے ڈبے سے باہر نکل آیا۔ سوچنے لگا اس کوٹھی سے کیسے باہر نکلوں۔ آخر اس نے یہی خیال کیا کہ جب یہ لوگ دوسرے کاموں میں لگ جائیں گے تو وہ کوٹھی کے بڑے دروازے میں سے نکلنے کی کوشش کرے گا۔ وہ رضوان کی کتابوں کے بیگ کے پاس کھڑا ہو کر اس کی کتابوں کو غور سے دیکھنے لگا۔ اتنے میں رضوان آیا۔ وہ کہہ رہا تھا۔

"ممی میں جارہا ہوں۔"

سرکٹا آدمی گھبراگیا۔ رضوان پلنگ کے قریب آرہا تھا، بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ سرکٹا آدمی جلدی سے رضوان کے سکول کی کتابوں کے بیگ میں کود گیا اور کتابوں کے پیچھے ایک چوہے کی طرح دبک کر بیٹھ گیا۔ رضوان نے بیگ کاندھے پر ڈالا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

○☆○

دھن راج کی بدروح

رضوان نے سکول بیگ بند کر کے کاندھے پر ڈال رکھا تھا اور وہ کول جانے والی بس میں بیٹھا، سکول کی طرف جارہا تھا۔ بس میں اس کے ت بھی بیٹھے تھے۔ سب آپس میں ہنس ہنس کر باتیں کررہے تھے اور رارتیں بھی کررہے تھے۔ سرکٹا آدمی بیگ کے اندر کتابوں کے پیچھے دبک ر بیٹھا تھا اور سوچ رہا تھا کہ جیسے ہی رضوان بیگ کو کھولے گا وہ باہر نکل کر جس طرف منہ اٹھا بھاگ جائے گا۔ بس اسکول کے سامنے جاکر رک گئی۔ سارے لڑکے بس سے اتر کر سکول کے گیٹ کی طرف دوڑے۔ رضوان بھی دوڑ کر سکول میں داخل ہوگیا۔ ابھی سکول نہیں لگا تھا، رضوان نے جیب سے کاغذ میں لپٹا ہوا برگر نکالا اور کھانے لگا۔ وہ سکول کی چھوٹی سی گراؤنڈ میں برآمدے کے سامنے ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا اور مزے سے برگر کھانے لگا۔ رضوان کی ممی ہمیشہ اسے تاکید کرتی تھیں کہ یہ برگر دوپہر کو آدھی چھٹی کے وقت کھایا کرو، مگر رضوان روز سکول جاتے ہی برگر نکال کر کھالیتا تھا اور دوپہر کو سکول کے گیٹ پر چھابڑی والے کے پاس بیٹھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر پکوڑے کھاتا تھا۔

برگر کھاتے ہوئے رضوان کو خیال آیا کہ کہیں وہ حساب کی کتاب گھر پر تو نہیں بھول آیا۔ آج حساب کے پیریڈ میں ٹیچر نے ایک ٹیسٹ لینا تھا۔ رضوان نے بیگ کھول کر اندر ہاتھ ڈالا اور حساب کی کتاب تلاش کرنے لگا' اچانک اس کا ہاتھ سرکٹے کے جسم سے ٹکرایا۔ رضوان نے جلدی سے ہاتھ باہر نکال لیا۔ اسے ایسے لگا جیسے بیگ میں کوئی چوہا چھپا ہوا ہے جس سے اس کا ہاتھ ٹکرا گیا ہے۔ اس نے جلدی سے کتابوں کا بیگ الٹ دیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ایک چھوٹا سا آدمی کھڑا تھا جس کی گردن غائب تھی۔ رضوان بڑا بہادر لڑکا تھا' ڈرنے کی بجائے وہ سرکٹے کو جھک کر غور سے دیکھنے لگا۔ سرکٹا آدمی ایک طرف کو بھاگا مگر رضوان نے اسے پکڑ کر اٹھالیا۔

"تم آدمی ہو کہ جن ہو؟ مجھے سچ سچ بتادو۔ میں جن بھوتوں سے کبھی نہیں ڈرا۔"

سرکٹا آدمی رضوان کی بہادری پر دل میں خوش ہوا۔ ورنہ وہ ڈر کر اسے اینٹ مار کر کچل بھی سکتا تھا۔ سرکٹے آدمی نے باریک آواز میں کہا' قد چھوٹا ہوجانے کی وجہ سے سرکٹے کی آواز بھی باریک ہو گئی تھی۔

"رضوان! میں خوش ہوں کہ تم مجھے دیکھ کر ڈرے نہیں۔ تم واقعی ایک بہادر لڑکے ہو۔ سنو! میں نہ تو کوئی جن ہوں اور نہ کوئی بھوت ہوں۔ میں ایک انسان ہوں' مگر میرے اندر جنوں بھوتوں سے زیادہ طاقت ہے۔"

رضوان نے پوچھا۔

"تمہارا سر کہاں ہے؟ سر کے بغیر تم کیسے بول لیتے ہو؟"

سرکٹے نے کہا۔

"یہ ایک پراسرار کہانی ہے' تم یہی سمجھ لو کہ کسی وجہ سے میرے ...نے میرا سر کاٹ ڈالا ہے اور اب میں جادوگر حامون کے جادو کے اثر ...ہوں' اس نے مجھ پر ایک منتر پڑھ کر میری طاقت اپنے قبضے میں کرلی اور مجھے اپنا غلام بنالیا ہے' مگر میں موقع پاکر جادوگر حامون کے غار سے ...ہونے میں کامیاب ہوگیا ہوں۔"

اس کے بعد سرکٹے آدمی نے ساری کہانی بیان کردی کہ کس طرح ...گر حامون نے اسے چھوٹا کرکے بوتل میں بند کردیا تھا' اور کس طرح وہ ...کے غار سے فرار ہوکر کوٹھیوں کے قریب پہنچا' بلی نے حملہ کیا اور وہ ...ڑکی میں سے کود کر اس کے کمرے میں آگیا اور پھر کتابوں کے بیگ میں ...پ کر بیٹھ گیا۔

رضوان خوش ہوکر کہنے لگا۔

"میں تمہیں اپنے دوستوں کو دکھانا چاہتا ہوں میری بڑی شان ہوگی۔"

سرکٹے نے کہا۔

"نہیں نہیں۔ ایسا نہ کرنا' اس طرح لوگوں کو میرا پتہ چل جائے گا اور جادوگر حامون تم پر بھی جادو کردے گا اور مجھے پکڑ کر لے جائے گا۔"

رضوان بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"اچھا تو پھر تم میرے دوست بن جاؤ مجھے بڑی خوشی ہوگی۔"
سرکٹا بولا۔
"تم بڑے بہادر لڑکے ہو، تم میرا کٹا ہوا سر دیکھ کر بھی مجھ سے نہیں ڈرے۔ اس لئے میں تم سے خوش ہوا ہوں اور تمہیں اپنا دوست بناتا ہوں۔ آج سے تم میرے پکے دوست ہو۔"
رضوان نے ہاتھ آگے کر کے کہا۔
"تو لاؤ ہاتھ ملاؤ۔"
سرکٹے نے ہاتھ آگے کردیا، اس کا ہاتھ بڑا چھوٹا سا تھا۔ دونوں نے ہاتھ ملایا، سرکٹا کہنے لگا۔
"سب سے پہلے مجھے اپنا قد بڑا کرنا ہے، اس کے لئے مجھے ایک خاص جادو کا عمل کرنا ہوگا۔"
رضوان بولا۔
"تم میرے کمرے میں بیٹھ کر جادو کا عمل کرسکتے ہو۔"
سرکٹے نے کہا۔
"نہیں رضوان میرے دوست! یہ بڑا خطرناک عمل ہے۔ یہ عمل مجھے کسی پرانے قبرستان کی قبر میں بیٹھ کر کرنا چاہئے، مگر مجھے خطرہ ہے کہ جادوگر حامون میری تلاش میں سارے قبرستانوں کو تلاش کرتا پھرے گا اور میں اس کے قابو آجاؤں گا۔"
"پھر تم کہاں بیٹھ کر عمل کرو گے؟" رضوان نے پوچھا۔

سرکٹا کچھ سوچ کر بولا۔
"مجھے یاد ہے کہ اسی علاقے میں پاکستان بننے سے پہلے ہندو سکھ بھی رہا ...تے تھے اور وہ اپنے مردے جلایا کرتے تھے، جس جگہ ہندو سکھ اپنے ...ے جلاتے تھے اسی جگہ کو شمشان کہتے تھے۔ یہاں کسی جگہ ایک ...شان ہوا کرتا تھا، اگر کسی طرح میں اسی شمشان میں پہنچ جاؤں تو وہاں ...ھ کر میں اپنا عمل کرسکتا ہوں، کیونکہ میرے عمل کے لئے کسی ایسی جگہ ...ھنا ضروری ہے جہاں مردوں کی راکھ یا خاک پہلے سے موجود ہو۔"
رضوان نے کہا۔
"یہ میں تمہیں ڈیڈی سے پوچھ کر بتاؤں گا۔"
اتنے میں سکول لگنے کی گھنٹی بجنے لگی۔ رضوان نے کہا۔
"سکول لگ رہا ہے، میں کلاس میں جارہا ہوں، تم میرے بیگ میں ہی چھپے رہنا۔ میں چھٹی کے بعد تمہیں اپنے ساتھ گھر لے جاؤں گا۔"
سرکٹے نے کہا۔
"مگر ایک وعدہ کرو کہ میرا ذکر گھر میں کسی سے نہیں کرو گے، نہیں تو میں کسی مصیبت میں پھنس جاؤں گا۔"
"وعدہ کرتا ہوں۔" رضوان نے ہنس کر کہا۔
پھر اس نے سرکٹے آدمی کو اپنے کتابوں کے بیگ میں چھپادیا اور بیگ کاندھے پر ڈال کر گراؤنڈ میں دعا کے لئے دوڑ پڑا۔
سارا دن سرکٹا آدمی رضوان کی کتابوں کے بیگ میں پڑا رہا۔ چھٹی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے بعد رضوان گھر آیا تو اس نے کسی کو نہ بتایا کہ اس کے پاس ایک سرکٹا آدمی ہے جو چوہے جتنا سائز کا ہے۔ وہ سیدھا اپنے کمرے میں گیا اور سرکٹے کو بیگ میں سے نکال کر اپنی الماری میں کتابوں کے پاس بٹھادیا اور اس سے پوچھا۔

"اب میں ہندوؤں کے شمشان کے بارے میں اپنے ڈیڈی سے معلوم کروں گا۔ تمہیں کچھ کھانا پینا ہو تو مجھے بتادو۔"

سرکٹے نے کہا۔

"میرا تو منہ ہی نہیں ہے، میں کیسے کھاپی سکتا ہوں، اگر منہ بھی ہو تو مجھے نہ بھوک لگتی ہے نہ پیاس۔"

شام کو رضوان نے اپنے ڈیڈی سے باتوں ہی باتوں میں پوچھا کہ ڈیڈی پاکستان بننے سے پہلے یہاں ہندو سکھ لوگ رہتے تھے تو وہ اپنے مردوں کو کہاں دفن کیا کرتے تھے؟

ڈیڈی نے کہا۔

"بیٹا! ہندو سکھ اپنے مردوں کو دفن نہیں کرتے، بلکہ انہیں لکڑیوں کے اوپر رکھ کر جلادیتے ہیں۔ یہاں بلاک نمبر ڈی کے پیچھے ایک شمشان ہوا کرتا تھا، مگر اب وہاں گراؤنڈ بن گئی ہے۔"

یہی بات رضوان نے اپنے کمرے میں آکر سرکٹے کو بتادی۔ سرکٹے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آج رات بارہ بجے وہاں جاؤں گا، تم مجھے یہ بتادو کہ

گراؤنڈ یہاں سے کس طرف ہے کیونکہ رات کے بارہ بجے تم میرے ساتھ نہیں جاسکو گے۔"

رضوان نے سرکٹے کو گراؤنڈ کا پورا نقشہ بنا کر سمجھادیا۔ آدھی رات گزر گئی، رضوان نے کلاک کا الارم لگا رکھا تھا۔ بارہ بجے الارم بجا تو رضوان اٹھا۔ الماری کھول کر سرکٹے کو ہاتھ میں پکڑلیا اور کہا۔

"آدھی رات ہوگئی ہے۔ چلو میں تمہیں باہر چھوڑ آتا ہوں، جب تک تم واپس نہیں آؤ گے میں جاگتا رہوں گا۔"

رضوان کوٹھی کے پچھلے دروازے سے نکل کر گراؤنڈ کی طرف جانے والی سڑک پر آگیا۔ اس نے سرکٹے کو زمین پر کھڑا کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سڑک سیدھی گراؤنڈ کی طرف جاتی ہے۔ یاد رکھنا گراؤنڈ کے گیٹ پر بتیاں روشن ہوتی ہیں۔"

"تم فکر نہ کرو دوست! میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔"

سرکٹا آدمی سڑک کے کنارے کنارے پر چلنے لگا۔ اسے صرف ایک ہی خطرہ تھا کہ کوئی آوارہ کتا کہیں سے نہ نکل آئے، مگر ماڈل ٹاؤن کے علاقے میں آوارہ کتے نہیں تھے، کافی دیر تک وہ چلتا گیا۔ آخر اسے ایک طرف گیٹ کے اوپر بجلی کے تین چار بلب جلتے دکھائی دیے۔ وہ سمجھ گیا کہ یہی گراؤنڈ ہے۔ گیٹ بند تھا، مگر اسے دروازہ کھولنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ لوہے کی سلاخوں کے درمیان سے نکل کر گراؤنڈ میں آگیا۔ وہ ایک جگہ کھڑا ہوگیا اور اپنے جسم سے فضا کی بو سونگھنے لگا۔ اس کے پاس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اگرچہ ساری طاقت نہیں تھی۔ یہ طاقت جادوگر حامون نے چھین لی تھی، مگر اس کے باوجود تھوڑی بہت طلسمی طاقت اس کے پاس اب بھی باقی تھی۔ اس نے ایک خاص قسم کی بو محسوس کی۔ یہ جلے ہوئے مردوں کی راکھ کی بو تھی، جس طرف سے یہ بو آرہی تھی وہ اسی طرف چل پڑا، اگرچہ وہاں مردوں کو جلے ہوئے کئی برس ہوگئے تھے اور اب وہاں زمین پر گھاس بھی اگ آئی تھی مگر وہاں زمین کے اندر ابھی تک جلے ہوئے مردوں کی راکھ مٹی کی شکل میں موجود تھی اور سرکٹا آدمی اسی کی بو محسوس کررہا تھا۔ گراؤنڈ میں چلتے چلتے وہ درختوں کے درمیان آکر رک گیا۔

یہاں ایک جگہ جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں۔ جلے ہوئے مردوں کی راکھ کی بو ان جھاڑیوں میں سے آرہی تھی۔ سرکٹا انسان جھاڑیوں کے درمیان بیٹھ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھ لئے اور بالکل ساکت ہوگیا۔ وہ دل کے اندر ایک خاص منتر پڑھنے لگا، دس منٹ تک وہ منتر پڑھتا رہا۔ پھر زمین پر سے تھوڑی سی مٹی اٹھاکر اس نے ہوا میں اڑادی۔ اس کے بعد دوبارہ منتر پڑھنے لگا۔ ایسا اس نے پانچ دفعہ کیا، جب اس نے چھٹی دفعہ منتر پڑھ کر زمین کی مٹی ہوا میں اڑائی تو اسے ایک ڈراؤنی آواز سنائی دی۔ یہ آواز اس کے بالکل قریب سے آئی تھی۔ سرکٹا سمجھ گیا کہ اس کا عمل پورا ہوگیا ہے اور کسی ہندو مردے کی بدروح آگئی ہے۔ سرکٹے نے پوچھا۔

"کون ہو؟ سامنے آؤ؟"

اچانک ایک ڈراؤنا چہرہ اس کے سامنے آگیا۔ اس کی زبان باہر لٹک رہی تھی۔ سر پر سانپ لہرا رہے تھے۔ آنکھوں سے تیز روشنی نکل رہی تھی۔ ڈراؤنے چہرے نے ایک قہقہہ لگایا اور کہا۔

"میں دھن راج کی بدروح ہوں۔ تم کیا چاہتے ہو۔"

سرکٹے نے کہا۔

"میں نے تمہارا عمل کیا ہے، مجھے بتاؤ دھن راج مجھے میرا کٹا ہوا سر کہاں ملے گا؟"

دھن راج کی بدروح نے کہا۔

"احمق انسان! یہاں سے بھاگ جا نہیں تو میری ساتھی بدروحیں ابھی یہاں آئیں گی اور یہ جو تمہارا دھڑ باقی بچا ہے اس کو کچا کھاجائیں گی۔"

سرکٹے نے کہا۔

"میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ مجھے وہ جگہ بتاؤ جہاں میرا کٹا ہوا سر ہے۔"

دھن راج کی بدروح نے ایک ڈراؤنی آواز منہ سے نکالی اور کہا۔

"مجھے تمہارے کٹے ہوئے سر کا کچھ علم نہیں ہے، لیکن چونکہ تم نے میرا عمل کیا ہے، اس لئے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہاں سے ریلوے لائن کے پار کیکر کے درختوں کے نیچے ایک بزرگ کا مزار ہے۔ وہاں جاکر مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق فاتحہ پڑھ کر بزرگ کی روح کو ثواب پہنچاؤ۔ وہاں سے تمہیں معلوم ہوجائے گا کہ تمہارا سر تمہیں کہاں ملے گا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جاؤ۔" بھاگ جاؤ، نہیں تو بدروحیں تمہیں ہڑپ کر جائیں گی۔"

دھن راج کی بدروح نے ڈراؤنی آواز نکالی اور غائب ہو گئی۔

"سرکٹا آدمی ،ہاں بیٹھا سوچنے لگا، پھر وہ اٹھا اور گراؤنڈ سے گزرتا ہوا سڑک پر آگیا۔ وہ رات کے اندھیرے میں چلتا گیا۔ یہاں اس نے ریلوے لائن دیکھ رکھی تھی، کیونکہ وہ اسی علاقے کے قبرستان میں رہا کرتا تھا۔ دور سے ریلوے لائن کے سگنل کی سرخ بتی اسے نظر آگئی۔ اس نے تیز تیز چلتے ہوئے ریلوے لائن پار کی اور کھڑے ہو کر سوچنے لگا کہ بزرگ کا مزار کس طرف ہو گا۔ اس نے اپنے جسم کو بالکل سیدھا کر لیا اور اپنی زبردست طاقت سے فضا میں کچھ سونگھنے کی کوشش کرنے لگا۔ ایک طرف سے اسے اگر بتی کی ہلکی ہلکی خوشبو آئی، وہ سمجھ گیا یہ خوشبو بزرگ کے مزار کی طرف سے آرہی ہے۔ وہ خوشبو کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ ایک کھائی عبور کر کے وہ ایک جگہ آگیا جہاں کیکر کے درخت کے نیچے ایک چھوٹا سا مزار بنا ہوا تھا۔ وہاں قبر پر چراغ جل رہا تھا اور اگر بتیاں سلگ رہی تھیں۔ سرکٹا سیدھا مزار کے پاس آگیا۔ وہ ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھائے اور فاتحہ پڑھ کر بزرگ کی روح کو ثواب پہنچایا۔ پھر دل میں بولا۔

"اے اللہ کے بزرگ! میرے دل میں ایک سوال ہے مجھے اس سوال کا جواب دے۔ میں تمہارا شکر گزار ہوں گا۔"

قبر کے اوپر سرہانے کی جانب سفید سی روشنی ہوئی اور پھر سرکٹے کو ایک نرم شفقت بھری آواز سنائی دی۔

"تمہارا سر تمہیں واپس مل جائے گا، مگر تمہیں ایک وعدہ کرنا ہو گا۔"

سرکٹے نے کہا۔

"اے اللہ کے نیک بزرگ! میں ہر وعدہ پورا کروں گا۔"

بزرگ کی آواز آئی۔

"یاد رکھنا، اگر تو اپنے وعدے سے پھر گیا اور تو نے اپنی طاقت کو برائی کے لئے استعمال کیا تو تمہارا سر ایک بار پھر تمہارے تن سے جدا ہو جائے گا تمہاری طاقت تم سے چھین لی جائے گی۔"

سرکٹے نے کہا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ اپنا کٹا ہوا سر اور اپنی طاقت مل جانے کے بعد میں اپنی طاقت کو دکھی انسانوں کی مدد کے لئے استعمال کروں گا۔"

بزرگ کی آواز آئی۔

"تو پھر کعبے کی طرف منہ کر کے زمین پر سجدے میں پڑ جا۔"

سرکٹا آدمی جانتا تھا کہ کعبے کا رخ کس طرف ہے۔ اس نے کعبے کی طرف منہ کیا اور پھر خدا کے حضور سجدے میں پڑ گیا، اچانک اس کا جسم کانپنے لگا۔ اسے ایک جھٹکا لگا اور اسے محسوس ہوا کہ اس کی گردن کے ساتھ اس کا سر لگ چکا ہے، بزرگ کی آواز آئی۔ خدا نے تم پر اپنا فضل کر دیا ہے۔ اٹھ کھڑا ہو، سرکٹا انسان اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا سر بھی واپس آگیا تھا اور اس کا قد بھی پورے آدمی جتنا لمبا ہو گیا تھا، اب وہ چوہے جتنے قد کا نہیں رہا تھا۔ وہ بڑا خوش ہوا، ہاتھ باندھ کر بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"محترم بزرگ! میں کس زبان سے آپ کا شکریہ ادا کروں۔ آپ نے
نہ صرف مجھے میرا سر واپس کردیا ہے بلکہ میرا قد بھی بڑا کردیا ہے۔"
بزرگ کی آواز آئی۔
"اور تمہارے اندر تمہاری طاقت کو بھی دوگنا کردیا گیا ہے۔ اس کے
لئے تمہیں خدا کا شکر ادا کرنا ہوگا۔"
سرکٹے نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔
"میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں' اور وعدہ کرتا ہوں کہ آج سے کوئی برا
کام نہیں کروں گا اور اللہ میاں نے مجھے جو زبردست طاقت دی ہے اس کو
ہمیشہ مصیبت میں پھنسے ہوئے دکھی انسانوں کی مدد کے لئے استعمال کروں
گا۔"
بزرگ کی آواز آئی۔
"اب جا اور دکھی لوگوں کی خدمت کر خدا تمہاری مدد کرے گا۔"
اس کے ساتھ ہی قبر کے سرہانے والی روشنی غائب ہوگئی۔ سرکٹا آدمی
اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنی گردن اور اپنے منہ سر' ناک' بالوں کو دونوں
ہاتھوں سے چھوا۔ وہ بڑا خوش ہوا کہ اس کا سر واپس آگیا تھا۔ اس نے
بزرگ کا شکریہ اور خدا کا شکر ادا کیا اور دل میں فیصلہ کرلیا کہ وہ آج سے
اپنی زندگی دکھی اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کے لئے وقف کردے گا۔ کبھی
جھوٹ نہیں بولے گا۔ کبھی برا کام نہیں کرے گا' اس نے اپنی طاقت
آزمانے کے لئے آنکھیں بند کرلیں۔ دونوں ہاتھ کانوں کے ساتھ لگاکر کھڑا

ا۔ اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہوگیا۔ اب وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا
ے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اسے اپنا بدن بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ اس
ی طاقت واپس آگئی تھی۔ اس نے دوسری طاقت آزمانے کے لئے
ے درخت کے موٹے تنے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنی طرف
۔ اس کی زبردست طاقت سے اتنا موٹا درخت اس کی طرف سارے
ا جھک گیا' سرکٹے آدمی نے جلدی سے درخت کو پھر سے سیدھا کردیا'
ے اسے معلوم تھا کہ اس طرح سے درخت کو تکلیف ہوتی ہے' اب وہ
وشخبری اپنے دوست رضوان کو سنانے کے لئے اس کی کوٹھی کی طرف
ا پڑا۔
سرکٹا غیبی حالت میں تھا۔ وہ ذرا سا اوپر کو اچھلا اور ہوا میں تیرنے
۔ اب وہ زمین سے دس پندرہ فٹ اونچا ہوکر فضا میں تیرتا بڑی تیزی سے
ضوان کی کوٹھی کی طرف جارہا تھا۔ جب وہ کوٹھی کے قریب پہنچا تو اس
ے دیکھا کہ کوٹھی کے ڈرائنگ روم اور اوپر رضوان کے کمرے میں پوری
وشنی ہورہی تھی۔ وہ بڑا حیران ہوا کہ رات کا ایک ڈیڑھ بج رہا ہے' اتنی
وشنی کیوں ہورہی ہے۔ اس وقت تو لوگ بتیاں بجھا کر سوئے ہوئے ہوتے
ں۔ وہ ہوا میں تیرتا ہوا اوپر رضوان کے کمرے کے باہر والے برآمدے
ں آگیا۔ رضوان کا دروازہ کھلا تھا' سرکٹا آدمی غیبی حالت میں جونہی
رضوان کے کمرے میں داخل ہوا اس نے دیکھا کہ رضوان رسیوں سے
ندھا کرسی پر بیٹھا ہے۔ اس کے منہ پر سکاچ ٹیپ لگی ہے اور ہاتھ کرسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے پیچھے بندھے ہوئے ہیں۔ وہ جلدی سے ظاہر ہوگیا' اپنے سامنے ایک اونچے لمبے جوان آدمی کو دیکھ کر رضوان ڈر گیا' مگر وہ بول نہیں سکتا تھا' اس کی آنکھوں میں حیرانی ضرور تھی۔

سرکٹے آدمی نے فوراً کہا۔

"رضوان! میرے دوست گھبراؤ نہیں۔ میں تمہارا دوست سرکٹا ہوں۔ میرا سر مجھے واپس مل گیا ہے اور میرا قد بھی بڑا ہوگیا ہے۔ ایک بزرگ کی دعا سے اللہ نے مجھ پر حامون جادوگر کا جادو ختم کردیا ہے' مگر تمہیں کس نے یہاں باندھا ہے۔"

سرکٹے نے فوراً رضوان کی رسی کھولی اور منہ پر سے سکاچ ٹیپ بھی اکھاڑدی۔ رضوان نے کہا۔

"دوست! ہماری کوٹھی میں اس وقت ڈاکو آئے ہوئے ہیں' انہوں نے مجھے اوپر میرے کمرے میں باندھ دیا تھا اور نیچے ممی ڈیڈی کو بھی باندھ رکھا ہے اور مال اسباب لوٹ رہے ہیں۔"

سرکٹے کو سخت غصہ آگیا' اس نے کہا۔

"تم یہیں اپنے کمرے میں بیٹھو' میں نیچے جاکر ان بدمعاشوں کو اس جرم کا مزا دیکھاتا ہوں۔" میں غائب ہونے لگا ہوں حیران مت ہونا۔"

سرکٹا اسی وقت غائب ہوکر نیچے ڈرائنگ روم میں آیا۔ وہاں رضوان کی ممی اور ڈیڈی کرسیوں پر بندھے ہوئے تھے۔ ان کے منہ پر بھی سکاچ ٹیپ چپکی ہوئی تھی۔ تین ڈاکو جن کے پاس کلاشن کوفیں تھیں' الماریوں میں

قیمتی سامان نکال نکال کر تھیلے میں ڈال رہے تھے۔

سرکٹا آدمی ان کی طرف گیا' اس نے ایک ڈاکو کی گردن پر پیچھے سے زور سے الٹا ہاتھ مارا۔ سرکٹے کی طاقت اتنی زبردست تھی کہ ڈاکو کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ وہ اسی وقت مرگیا اور فرش پر گرپڑا۔ دوسرے ڈاکوؤں نے اپنے ساتھی کو اچانک گرتے دیکھا تو یہی سمجھے کہ اس کو ہارٹ اٹیک ہوگیا ہے۔ وہ اس کو سنبھالنے لگے۔ اتنے میں سرکٹے نے ایک ایک کرکے باقی دونوں ڈاکوؤں کی بھی گردنیں توڑ کر انہیں موت کی نیند سلادیا اور دل میں کہا۔

"میں کسی ڈاکو' بدمعاش' تخریب کار' ملک دشمن' سماج دشمن کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

یہ سارا ماجرا رضوان کی ممی اور ڈیڈی پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے۔ ان کے سامنے ایک ایک کرکے تین ڈاکو اچانک چکرا کر فرش پر گرے تھے اور پھر نہیں اٹھے تھے۔ سرکٹے آدمی نے تینوں کو اپنے کاندھے پر ڈالا۔ ان کی کلاشن کوفوں کو اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ ڈیڈی اور ممی نے بے ہوش ڈاکوؤں کو اچانک غائب ہوتے دیکھا تو ڈر گئے' کیونکہ سرکٹا غیبی حالت میں تھا اور اس کے کاندھے پر جاتے ہی تینوں ڈاکو بھی غائب ہوگئے تھے۔ سرکٹا فوراً اوپر رضوان کے کمرے میں گیا اور رضوان سے کہا۔

"میرے دوست! میں نے تینوں ڈاکوؤں کو امن پسند شہریوں کے جان و

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مال اور عزت و آبرو پر حملہ کرنے کی پوری پوری سزا دے دی ہے۔ تینوں
کی لاشیں میرے کاندھوں پر ہیں۔ میں انہیں دریا میں پھینکنے جاتا ہوں تم
نیچے ڈیڈی ممی کے پاس جاؤ اور خبردار میرے بارے میں ابھی انہیں کچھ نہ
بتانا میں جا رہا ہوں۔"

رضوان جلدی سے نیچے اتر آیا۔ ڈیڈی ممی رسیوں میں جکڑے اسی
طرح کرسیوں پر بندھے تھے۔ رضوان نے جاتے ہی ان کے منہ پر سے
سکاچ ٹیپ اکھاڑ دی۔ ڈیڈی حیران ہو کر کہنے لگے۔

"رضوان بیٹا! تم ٹھیک ہو ناں؟"

"ہاں ڈیڈی!"

ممی خوف سے کانپ رہی تھیں۔ اس نے رضوان کو گلے لگالیا۔ ڈیڈی
نے کہا۔

"کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ابھی ابھی ہماری آنکھوں کے سامنے کیا
ہو گیا ہے۔ تینوں ڈاکو پہلے ایک دم سے بے ہوش ہو کر گرے۔ پھر ہماری
آنکھوں کے سامنے غائب ہو گئے۔"

رضوان دل میں ہنس پڑا۔ اوپر سے بولا۔

"ڈیڈی! میری بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ میری رسی اپنے آپ کیسے
کھل گئی، اور میں آزاد کیسے ہو گیا۔"

ممی نے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا۔

"اللہ ہر چیز پر قادر ہے، وہ جو چاہے ہو جاتا ہے، اس نے غیبی فرشتے

کر ہماری مدد کی ہے۔ ہمیں فوراً پولیس کو اطلاع کرنی چاہئے۔

ڈیڈی نے کہا۔

"پولیس کو کیا کہیں گے؟ ڈاکو بھی یہاں نہیں ہیں۔ سامان بھی سارا
ود ہے، بس اس کو اب بھول جاؤ۔"

رضوان نے کہا۔

"ہاں ڈیڈی! ہمیں یہ سب کچھ بھول جانا چاہئے۔ خدا نے ہمیں بچالیا
ہے۔"

دوسری طرف سرکٹا آدمی تینوں ڈاکوؤں کی لاشوں کو لے کر دریا پر
نچا، انہیں کلاشن کوفوں کے ساتھ دریا میں پھینکا اور ہوا میں اڑتا ہوا واپس
رضوان کی کوٹھی کی طرف چلا۔

○☆○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

زکوٹا اگنی ڈائن کے غار میں

سرکٹا آدمی سیدھا رضوان کے کمرے میں پہنچا۔

رضوان پلنگ پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا۔ کمرے میں آتے ہی سرکٹا غیبی حالت سے ظاہر ہوگیا۔ کہنے لگا۔

"میرے دوست! میں تینوں بدمعاش ڈاکوؤں کی لاشیں دریا میں پھینک آیا ہوں۔ پاکستان میں جو کوئی ڈاکے مارے گا، مسجدوں میں بم کے دھماکے کرے گا، بچوں کو اغوا کرے گا، میں اسے اسی وقت ختم کردوں گا۔ اب میں جاتا ہوں۔"

رضوان نے کہا۔

"دوست! تم میرے پاس کیوں نہیں رہ جاتے۔"

سرکٹے نے کہا۔

"تمہارے پاس رہنے سے کئی مشکلیں پیدا ہوسکتی ہیں۔ مجھے اس شہر میں چل پھر کر لوگوں کے جان و مال کی حفاظت بھی کرنی ہے۔ میں اپنا کسی نہ کسی جگہ ٹھکانہ بنالوں گا۔ میں تم سے ملنے آجایا کروں گا۔"

رضوان کہنے لگا۔

"اگر میرا کبھی تم سے ملنے کو جی چاہا تو میں تمہیں کیسے بلاؤں گا؟"

سرکٹے نے اپنی انگلی میں سے چاندی کی انگوٹھی اتار کر رضوان کو دی اور کہا۔

"تمہیں جب کبھی میری ضرورت محسوس ہو اس انگوٹھی کو رگڑنا۔ میں اسی وقت تمہارے پاس آجاؤں گا۔ خدا حافظ۔"

سرکٹا غائب ہوکر کمرے سے باہر اڑ گیا۔ رضوان نے چاندی کی انگوٹھی اپنی الماری میں سنبھال کر رکھ لی اور پلنگ پر لیٹ کر سوگیا۔

اب ہم بل بتوڑی اور حامون جادوگر کی طرف واپس آتے ہیں۔ دونوں سرکٹے آدمی کو بوتل میں بند کرکے کرنانی چڑیل کے پاس گئے تھے۔ جب واپس آئے تو دیکھا کہ جس پلیٹ میں وہ سرکٹے کو بے ہوش چھوڑ گئے تھے وہ خالی پڑی ہے۔ حامون نے سر پیٹ کر کہا۔

"بل بتوڑی! سرکٹا فرار ہوگیا ہے۔"

بل بتوڑی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ چیخ مار کر بولی۔

"حامون! وہ کہاں جاسکتا ہے، یہیں کسی کونے میں چوہے کی طرح چھپا ہوا ہوگا۔"

وہ غار میں سرکٹے کو تلاش کرنے لگے۔ انہوں نے غار کی ایک ایک چیز دیکھ ڈالی مگر سرکٹا کہیں نظر نہ آیا۔ حامون جادوگر غصے میں بپھر رہا تھا۔ کہنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"بل بتوڑی! اب کیا کریں، سرکٹے کو کہاں تلاش کریں۔
طاقت سے ہم لوٹی ہوئی دولت واپس لاسکتے تھے۔ اس کی
کہ سرکٹا آدمی ہی بنک سے سونے کی اینٹیں واپس لاکر دے سکتا ہے،
ہائے، اب کیا کریں؟ خلائی چیف فرانس سے واپس آکر صندوق خالی دیکھے گا
تو ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔" کرنانی نے بھی یہی کہا تھا

بل بتوڑی نے چیخ ماری اور کہا۔

"حامون! تم کیوں گھبراتے ہو، میں ابھی ایک منتر پڑھ کر معلوم کرتی ہوں کہ سرکٹا کہاں ہے۔"

جادوگر نے روتے ہوئے کہا۔

"بل بتوڑی! ناساں چوڑی تو نہیں جانتی سرکٹے پر کسی بزرگ کی روحانی طاقت کا اثر ہوگیا لگتا ہے۔ اب اس پر ہمارے جادو کا اثر نہیں ہوگا، تیرا منتر بھی اس کا پتہ نہیں لگا سکے گا۔"

بل بتوڑی اچھل کر بولی۔

"مجھے کوشش تو کرکے دیکھنے دو۔"

اس کے ساتھ ہی بل بتوڑی نے دونوں بازو لہرا لہرا کر ایک خوفناک منتر پڑھا اور دیوار پر پھونک ماری اور چیخ کر بولی۔

"اے دیوار! جلدی سے بتا کہ سرکٹا آدمی کہاں چھپا ہوا ہے۔"

پہلے جب کبھی بل بتوڑی ایسا منتر پڑھ کر کسی چیز کا پتہ معلوم کرنا چاہتی تھی تو دیوار پر اس چیز کی تصویر آجاتی تھی، مگر اب دیوار پر کوئی تصویر نہ

ں۔ بل بتوڑی نے دوسری بار تیسری بار منتر پڑھ کر پھونکا مگر دیوار اسی طرح خالی کی خالی رہی۔

حامون جادوگر نے اپنے سر پر زور سے ہاتھ مار کر کہا۔

"بل بتوڑی! میں نے کہا تھا کہ سرکٹے پر کسی بزرگ کی روحانی طاقت کا اثر ہوچکا ہے۔ تیرے منتر اور میرا جادو اب اس پر کوئی اثر نہیں کرے گا۔"

بل بتوڑی بولی۔

"اب کیا کریں حامون؟ اتنی ساری دولت بنک سے کیسے واپس لائیں۔ بنک کے خزانے میں بھی اسی بزرگ کی روحانی لہریں آگئی ہیں۔ ہم وہاں گئے تو بھسم ہوجائیں گے۔"

حامون جادوگر اور بل بتوڑی خالی صندوقوں پر بیٹھ گئے اور سر پیٹ پیٹ کر رونے لگے۔

دوستو! ہم بل بتوڑی اور شیطانی جادوگر حامون کو ان کے غار میں روتا پیٹتا چھوڑتے ہیں اور واپس اپنے نیک دل دوستوں زکوٹا، نسطور یعنی عینک والے جن اور کامنی ناگن کی طرف چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ کس حال میں ہیں، ہم انہیں سانپوں کے غار میں چھوڑ آئے تھے۔ اگنی زنکی نے اپنے طلسم کے زور سے کامنی کو سانپ بنا کر بوتل میں بند کردیا تھا۔ زکوٹا اور نسطور کے لٹکے ہوئے سر سانپوں کے غار میں چبوترے پر تھالیوں میں پڑے تھے۔ کامنی ناگن سانپ کے روپ میں ان کے درمیان شیشے کی بوتل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں بند تھی۔ نیچے فرش پر اور دیواروں پر کالے سانپ رینگ رہے تھے۔ اگنی نرتکی نے حکم دیا تھا کہ چاند کی چودھویں رات کو کامئی عینک والے جن نسطور اور زکوٹا کے کٹے ہوئے سروں کو آگ میں ڈال کر جلادیا جائے گا۔ یہ حکم کامئی نے سن لیا تھا۔ نسطور اور زکوٹا کی آنکھیں تو بند تھیں اور وہ نہ دیکھ سکتے تھے، نہ سن سکتے تھے، مگر بوتل کے اندر سانپ کی شکل میں کامئی سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ سب کچھ سن رہی تھی۔ کامئی حیران تھی کہ جب وہ پہاڑی کی چوٹی پر زکوٹا کے سر کے بال جلانے لگی تھی اور بالوں کو اس نے آگ لگادی تھی تو یہ ڈراؤنی چڑیل اگنی نرتکی وہاں کیسے اور کہاں سے آگئی؟

مگر جو ہونا تھا ہوچکا تھا۔ اب کامئی کو کوئی ایسی ترکیب سوچنی تھی کہ جس کی مدد سے وہ چودھویں رات کو نسطور کو زکوٹا کو اور اپنے آپ کو آگ میں جل کر بھسم ہونے سے بچاسکے، اگرچہ وہ تینوں مکمل طور پر نہیں مرسکتے تھے، کیونکہ وہ انسانوں سے الگ کوئی دوسری مخلوق تھے، لیکن پھر بھی آگ میں بھسم ہوجانے سے ان کا دوبارہ زندہ ہونا مشکل تھا۔ کون ان کی راکھ میں سے ان کی ہڈی نکال کر کوہ ہمالیہ کے مندر والے تالاب میں لے جاکر ڈالے گا اور پھر ان کے زندہ باہر نکلنے کا انتظار کرے گا۔ کامئی کو اپنی اور نسطور اور زکوٹا کی موت سامنے نظر آرہی تھی۔ زکوٹا اور نسطور کی صرف کٹی ہوئی گردنیں تھال میں پڑی تھیں۔ دونوں کو کوئی ہوش نہیں تھا۔ خود کامئی کی یہ حالت تھی کہ اس کی اپنی طاقت بھی ختم ہوچکی تھی۔

رنی ڈائن اگنی نے اس کی ساری طاقت چھین کر اسے سانپ بنا کر بوتل بند کردیا تھا۔ وہ اپنے آپ کچھ نہیں کرسکتی تھی، نہ خود بوتل سے باہر کتی تھی اور نہ زکوٹا اور عینک والے جن نسطور کی کوئی مدد کرسکتی اس نے اپنے دیوتا شیش ناگ کا منتر پڑھ کر اس کو بلانے کی بھی ش کی تھی مگر اس کے منتر کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا، وہ بوتل کے اندر پ کی شکل میں پڑی تھی اور سوچ رہی تھی کہ کیا کرے۔ اپنی اور زکوٹا طور کو اس مصیبت سے کیسے باہر نکالے۔

اسے کوئی راستہ نظر نہیں آرہا تھا۔ کوئی ترکیب ذہن میں نہیں آرہی ں۔ یہ اگنی نرتکی کوئی بڑی خوفناک اور زبردست طاقت والی چڑیل وگرنی تھی۔ کامئی بوتل کے اندر بند تھی، اگر اس کی طاقت اس کے پاس وتی تو وہ ان سانپوں میں سے کسی بھی سانپ کو اپنے پاس اپنی مدد کو بلاسکتی تی، مگر اس کے پاس کوئی طاقت نہیں تھی۔ کالے سانپ بوتل کے قریب ے رینگتے ہوئے گزرجاتے۔ سانپ زکوٹا اور نسطور کے کٹے ہوئے سروں پر بھی رینگ رہے تھے۔

اچانک کامئی کی نگاہ ایک سانپ پر پڑی جو دور غار کے سوراخ میں سے داخل ہوکر اسی کی طرف چلا آرہا تھا۔ اس سانپ کا رنگ سرخ تھا، جب وہ قریب آیا تو کامئی نے دیکھا کہ اس کے لال جسم میں سے انگاروں کی طرح کے سرخ داغ تھے۔ سرخ سانپ بوتل کے سامنے آکر کنڈلی مار کر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے آہستہ آہستہ اپنا پھن پھیلایا اور بوتل کے منہ پر زور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے ڈس دیا۔ اس کو دیکھ کر سارے سانپ ادھر ادھر بھاگ گئے تھے۔ کامنی بڑے تعجب سے سرخ سانپ کو دیکھ رہی تھی۔ سانپ کے ڈستے ہی بوتل کا ڈھکن کھل گیا۔ تب سرخ سانپ نے بوتل کے اندر منہ ڈال کر ہلکی سی پھنکار ماری۔ کامنی ناگن کو اپنے جسم پر گرم بھاپ محسوس ہوئی۔

اس کے ساتھ ہی سرخ سانپ نے سانپوں کی زبان میں کہا۔

"شیش ناگ کی دیوی کامنی! سرخ اگنی سانپ تجھے سلام کہتا ہے۔"

کامنی کے بدن میں سرخ سانپ کی گرم پھنکار لگنے سے ایک طاقت سی آگئی تھی۔ اس نے سانپوں کی زبان میں جواب دیا۔

"کیا تم مجھے جانتے ہو؟ کیا تم میری آواز سن رہے ہو؟"

سرخ سانپ نے کہا۔

"ہاں دیوی کامنی! میں نے اپنی پھنکار سے تمہارے اندر اتنی طاقت ضرور پیدا کردی ہے کہ تم مجھ سے بات کرسکو اور میری زبان سمجھ سکو۔"

کامنی ناگن نے کہا۔

"میرے بھائی! اگر تم نے شیش ناگ کا نام لیا ہے تو وہ میرا دیوتا ہے۔ میں اس کی دیوداسی ہوں' مجھے اور میرے بھائیوں ذکوتا اور نسطور کو کسی طرح اس مصیبت سے نکالو۔"

سرخ سانپ نے کہا۔

"کامنی دیوی! اگنی نرتکی کے پاس اتنی زبردست طاقت ہے کہ وہ پھنکار مار کر اس سارے غار میں سارے پہاڑ کو آگ لگا کر بھسم کرسکتی ہے۔ اس

پاس آگ کا جادو ہے۔ میں بھی اس کے جادو کے آگے بے بس ہوں'
ب کالے سانپوں پر اس نے جادو کر رکھا ہے۔ یہ سانپ نہ دیکھ سکتے
نہ کچھ سن سکتے ہیں' اس نے مجھ پر اس لئے جادو نہیں کیا کہ میں آگ
سانپ ہوں اور اگنی نرتکی آگ کے دیوتا کی پوجا کرتی ہے' مگر اس نے
ری ساری طاقت چھین لی ہوئی ہے۔ مجھے جب پتہ چلا کہ شیش ناگ دیوتا
ی دیوداسی کو اگنی نرتکی چاند کی چودھویں کو آگ میں ڈالنے والی ہے تو میں
چھپ چھپا کر کسی نہ کسی طرح یہاں پہنچ گیا ہوں کیونکہ میں شیش ناگ کا
چیلا ہوں اور اس کی دیوداسی کی جان بچانا چاہتا ہوں۔"

کامنی نے کہا۔

"اگر تمہارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے تو پھر تم ہمیں یہاں سے کیسے باہر نکالو گے؟ ہماری جان کیسے بچاؤ گے؟"

سرخ سانپ بولا۔

"ابھی چاند کی چودھویں رات میں دو دن باقی ہیں۔ میں تمہاری مدد ضرور کروں گا۔ میرے پاس اتنی طاقت ہوتی تو میں ابھی تم لوگوں کو یہاں سے نکال کر لے جاتا' مگر میں خود اگنی نرتکی کے جادو کے آگے بے بس ہوں' لیکن ایک عورت ہے جو اس مصیبت میں ہماری مدد کرسکتی ہے۔"

"وہ عورت کون ہے؟"

کامنی نے پوچھا۔

سرخ سانپ نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"وہ کالے صحرا کی چڑیل ہے' ایک بار میں نے اس کی جان بچائی تھی۔ تب اس نے مجھے کہا تھا' سرخ سانپ! اگر کبھی تمہیں میری مدد کی ضرورت ہو تو مجھے ضرور یاد کرنا۔ اب میں اس کے پاس جانے کی کوشش کرتا ہوں۔"

یہ کہہ کر سرخ سانپ نے منہ میں ڈھکنا اٹھایا اور بوتل پر چڑھا کر بوتل بند کردی تاکہ اگنی نرتکی اگر وہاں آجائے تو بوتل کو کھلا دیکھ کر اسے کوئی شک نہ پڑے۔

سرخ سانپ غار میں سے باہر نکل گیا۔ اس کے جاتے ہی کالے سانپ پھر غار میں آگئے اور دیواروں اور زکوٹا اور نسطور کی کٹی ہوئی گردنوں پر رینگنے لگے۔ سرخ سانپ غار سے باہر آیا تو اس نے چاروں طرف غور سے گردن گھما کر دیکھا۔ اسے خطرہ تھا کہ اگنی نرتکی کی کوئی پہرے دار چڑیل اسے وہاں سے جاتے ہوئے نہ دیکھ لے' کیونکہ سرخ سانپ کو غار کے اردگرد جو طلسمی دائرہ کھنچا ہوا تھا اس کے باہر جانے کی اجازت نہیں تھی' مگر سرخ سانپ ہر حالت میں شیش ناگ دیوتا کی دیوداسی کامنی ناگن کو اگنی نرتکی کے ظلم سے بچانا چاہتا تھا۔ رات کا وقت تھا' چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا' مگر سرخ سانپ اس اندھیرے میں بھی دیکھ سکتا تھا' جب اس کو پہرے دار چڑیل کہیں نظر نہ آئی تو ایک دم اچھلا اور تیزی سے اوپر کو اٹھ کر ہوا میں اڑنے لگا۔ اس کا رخ کالے صحرا کی طرف تھا جو وہاں سے بہت دور تھا۔ کالے صحرا میں آدمی دو دن میں پہنچتا تھا' مگر سرخ سانپ بڑی

تیز رفتاری سے اڑ رہا تھا۔ وہ آدھے گھنٹے میں کالے صحرا کی سرحد پر پہنچ گیا' دور سے اسے صحرا کے اردگرد کھڑی سیاہ کالی نوکیلی پہاڑیاں نظر آنے لگی تھیں۔ یہ صحرا کی سرحد تھی۔ اس کے اندر کالا صحرا تھا جو کئی میل تک پھیلا ہوا تھا' اس صحرا میں دن کے وقت بھی قافلے سفر نہیں کرتے تھے' کیونکہ کالے صحرا میں کنکھجورے' زہریلے بچھو اور زہریلے سانپ جگہ جگہ پھرتے دکھائی دیتے تھے' اگر کوئی بھولا بھٹکا مسافر دن کے وقت ادھر نکل آتا تھا تو بچھو' کنکھجورے اور سانپ اسے ایک سیکنڈ میں کاٹ کاٹ کر کھا جاتے تھے۔ ان کے علاوہ کالے صحرا میں کالی چیونٹیاں بھی رہتی تھیں' اگر کوئی بھولا بھٹکا بدقسمت انسان یا کوئی گھوڑا یا جانور اس طرف نکل آتا تو یہ چیونٹیاں اس کے جسم پر لاکھوں کی تعداد میں چڑھ جاتیں اور دیکھتے دیکھتے اس کا سارا گوشت کھا جاتی تھیں اور انسان یا جانور کا پنجر ہی باقی رہ جاتا تھا۔ رات کو بھی کوئی آدمی ادھر آنے کی جرات نہ کرتا تھا' کیونکہ رات کو صحرائی چڑیل کا راج ہوتا تھا۔ کالے صحرا کی چڑیل بال کھولے منہ سے ڈراؤنی آوازیں نکالتی صحرا میں اڑتی پھرتی تھی' ابھی اس کی چیخ کی آواز دور سے سنائی دیتی تو ابھی اس کی چیخ کی آواز بڑے قریب سے آجاتی تھی۔ یہ چڑیل آدم خور تھی۔ یہ رات کو شکار کے لئے نکلتی اور دوسرے صحراؤں میں بھی پہنچ جاتی تھی۔ وہاں کسی نہ کسی سوئے ہوئے مسافر کو گردن سے پکڑ کر اپنے کالے صحرا میں لے آتی اور دیکھتے دیکھتے اس کی تکا بوٹی کر کے کھا جاتی۔ کالے صحرا کی چڑیل کا نام سن کر لوگ کانپ جاتے تھے۔ کالی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چڑیل سانپوں، بچھوؤں اور کن کھجوروں کو بھی کھا جاتی تھی، مگر سرخ سانپ کی وہ دوست بن گئی تھی، کیونکہ ایک بار سرخ سانپ نے ایک اژدھا کو ہلاک کر کے چڑیل کی جان بچائی تھی۔

سرخ سانپ رات کے اندھیرے میں کالے صحرا میں اڑ رہا تھا۔ وہ صحرا کے درمیان میں ایک سیاہ چٹان پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے منہ سے ایک خاص قسم کی سیٹی کی آواز نکالی۔ تین بار آواز نکالنے کے بعد اچانک صحرا میں دور سے کالے صحرا کی چڑیل کی ڈراؤنی آواز سنائی دی۔

اس کے ساتھ ہی بڑے زور کی آندھی چلنے لگی۔ سرخ سانپ چٹان پر جم کر بیٹھا تھا، اچانک وہی ڈراؤنی آواز ایک دم سے اس کے اتنے قریب سنائی دی کہ سانپ اپنی جگہ سے ایک فٹ اوپر اچھل پڑا، اس کے سامنے کالے صحرا کی بھیانک چڑیل کھڑی تھی، اس کی آنکھیں کالے صحرا کی رات میں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ اس نے چیخ مار کر کہا۔

"میرے سانپ بھائی! تو نے مجھے بلایا اور میں آ گئی کہو۔ کیا بات ہے؟"

سرخ سانپ نے کامنی ناگن اور زکوٹا اور عینک والے جن نسطور کا سارا واقعہ سنایا اور کہا۔

"کالے صحرا کی چڑیل! اگنی نرنکی ان تینوں کو چاند کی چودھویں رات کو آگ میں جلا کر قربان کر رہی ہے۔ میں انہیں بچانا چاہتا ہوں، مگر میرے پاس اتنی طاقت نہیں ہے کہ اگنی نرنکی کے جادو کا مقابلہ کر سکوں۔"

کالے صحرا کی چڑیل نے زور سے قہقہہ لگایا۔ اس کا قہقہہ اتنا ڈراؤنا

کہ چٹان جس پر سرخ سانپ بیٹھا تھا لرز گئی۔ چڑیل نے کہا۔

"میں عینک والے جن کو جانتی ہوں۔ زکوٹا جن کو بھی جانتی ہوں، یہ دونوں کوہ قاف کے جن ہیں تم کہتے ہو تو میں ان کی ضرور مدد کروں گی کیونکہ تم نے مجھ پر بڑا احسان کیا ہوا ہے۔ سنو! تم ان تینوں کو اگنی ڈائن کے قبضے سے صرف اس صورت میں بچا سکتے ہو کہ ملک یونان میں جاؤ، وہاں ایک آنکھ والے جن کا غار ہے، یہ غار تانبے کی پہاڑی کے اندر ہے۔ اس کو جا کر میرے سر کا بال دکھانا، وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کامنی نسطور اور زکوٹا کو اگنی نرنکی کے قبضے سے کیسے آزاد کرا سکتے ہو، مگر یاد رکھنا ایک آنکھ والا جن بڑا خطرناک ہے، اسے جاتے ہی میرے سر کا بال دکھا دینا۔ نہیں تو وہ تمہیں دیکھتے ہی ہڑپ کر جائے گا۔ وہ سانپ بڑے شوق سے کھاتا ہے۔"

اس کے بعد چڑیل نے اپنے سر کا بال زور سے اکھاڑا۔ سرخ سانپ کی گردن میں باندھا اور چیخ مار کر غائب ہو گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کی چیخ کی آواز بڑی دور سے سنائی دی۔ وہ ایک سیکنڈ میں کئی میل دور پہنچ چکی تھی۔

سرخ سانپ کالے صحرا کی چڑیل کا بال لے کر فضا میں اڑ گیا۔ وہ ملک یونان کی طرف پرواز کر رہا تھا، ابھی رات آدھی ہی گزری تھی کہ سرخ سانپ یونان کی پہاڑیوں میں جا پہنچا، مگر وہاں سب کالے سیاہ پہاڑ تھے۔ تانبے کا سرخ پہاڑ کہیں نظر نہیں آ رہا تھا، وہ فضا میں اڑ کر چکر لگاتا رہا۔ آخر اس کی نظر دور ایک پہاڑی پر پڑی جو ستاروں کی روشنی میں سرخ نظر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آرہی تھی' وہ سمجھ گیا کہ یہی تانبے کا پہاڑ ہے۔ سرخ سانپ غوطہ لگا کر پہاڑی کے دامن میں آگیا۔ اس نے چاروں طرف گھوم کر دیکھا۔ ایک جگہ غار کا منہ بنا ہوا تھا' سرخ سانپ غار کے اندر داخل ہوگیا۔ ابھی وہ رینگتا ہوا تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ اسے ایک گرج دار آواز سنائی دی اور پھر وہ اپنے آپ آگے کو کھچا جانے لگا' جیسے کوئی خوفناک بلا سانس لے کر اسے کھینچ رہی تھی۔ یہ ایک آنکھ والے جن کا سانس تھا' اس نے سانپ کی بو پالی تھی اور اب اسے ہڑپ کرنے کے لئے سانس لے کر کھینچ رہا تھا۔ سرخ سانپ نے رکنے کی بڑی کوشش کی مگر وہ آگے ہی آگے کھنچا چلا جارہا تھا' اچانک اس نے اپنے سامنے ایک دیو قامت ہاتھی جیسے بڑے جن کو دیکھا جو زمین پر آلتی پالتی مارے بیٹھا زور زور سے سانس کھینچ رہا تھا۔ اس کی صرف ایک آنکھ تھی جو اس کے ماتھے پر لگی ہوئی تھی۔ سرخ سانپ نے فوراً بلند آواز میں کہا۔

"مجھے کالے صحرا کی چڑیل نے بھیجا ہے۔ یہ اس کا بال ہے۔"

اور سرخ سانپ نے چڑیل کا بال اپنے منہ میں لے کر آگے کردیا۔

ایک آنکھ والا جن کالی چڑیل کا نام سنتے ہی چپ ہوگیا' اس نے اپنا سانس کھینچنا بند کردیا۔ سرخ سانپ زمین پر جم کر بیٹھ گیا۔ ایک آنکھ والے جن نے اپنی لمبی کالی زبان نکال کر سرخ سانپ کے منہ میں سے بال لے لیا اور گرج کر بولا۔

"اس نے تمہیں میرے پاس کیوں بھیجا ہے؟"

تب سرخ سانپ نے ایک آنکھ والے جن کو سارا ماجرا سنادیا' جن کچھ دیر آنکھ بند کرکے لمبے لمبے سانس لیتا رہا' پھر آنکھ کھولی اور سانپ کو ایک خاص منتر بتا کر بولا۔

"یہ منتر پڑھ کر ان تینوں کے اوپر پھونک دینا وہ تینوں اپنی اصلی شکل میں زندہ ہوجائیں گے' مگر ان کی طاقت واپس نہیں آئے گی' اس کے فوراً بعد ان کو وہاں سے نکال کرلے جانا' اگر سورج نکل آیا تو میرے منتر کا اثر ختم ہوجائے گا اور آگنی نرتکی کا جادو ان کو پھر سے اپنے قبضے میں لے لے گا۔ جاؤ' دن نکلنے سے پہلے پہلے انہیں غار سے نکال سکتے ہو تو نکال لو۔ جاؤ' کہیں ایسا نہ ہو کہ میری نیت بدل جائے اور میں تمہیں کھا جاؤں' میں سرخ سانپ بڑے شوق سے کھاتا ہوں۔"

سرخ سانپ فوراً وہاں سے باہر کو بھاگا' منتر اس نے اچھی طرح یاد کرلیا تھا۔ اس نے تانبے کی پہاڑی والے غار سے باہر نکل کر آسمان کی طرف دیکھا۔ دن نکلنے میں زیادہ دیر نہیں تھی۔ وہ تیزی سے بلند ہو کر آگنی نرتکی کے غار کی طرف پرواز کرنے لگا۔

راستے میں جب وہ سمندر کے اوپر سے گزر رہا تھا تو اچانک طوفانی ہواؤں کے جھکڑ چلنے لگے۔ ساتھ ہی بڑی تیز بارش بھی شروع ہوگئی۔ سرخ سانپ کے لئے پرواز کرنا مشکل ہوگیا۔ وہ پھر بھی اڑنے کی لگاتار کوشش کرتا رہا۔ اس میں کافی وقت گزر گیا' جب طوفان تھما تو سرخ سانپ نے آسمان پر دیکھا صبح ہونے سے پہلے کی نیلی نیلی ہلکی روشنی پھیلنا شروع ہوگئی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھی۔ اسے سورج نکلنے سے پہلے پہلے سانپوں کے غار میں پہنچنا تھا۔ اس نے اپنی رفتار تیز کردی' جب وہ غار کے اوپر پہنچا تو آسمان پر دن کی نیلی روشنی کافی پھیل گئی تھی' مگر سورج ابھی نہیں نکلا تھا' وہ تیزی سے غار کے اندر گیا۔ جاتے ہی اس نے کامنی کو ساری بات سنائی اور منتر پڑھ کر پہلے کامنی کی بوتل پر پھونک ماری' کامنی ناگن ایک دم عورت کی شکل میں ظاہر ہوگئی' اس کے بعد سرخ سانپ نے عینک والے جن کی کٹی ہوئی گردن پر منتر پڑھ کر پھونک ماری۔ عینک والا جن نسطور بھی اپنی اصلی شکل میں زندہ ہوگیا۔ اس نے زندہ ہوتے ہی کامنی کو دیکھا اور پوچھا۔

"ہم کہاں ہیں کامنی بہن؟ اور یہ سرخ سانپ اور زکوٹا کی گردن۔ یااللہ! یہ کیا معاملہ ہے۔"

کامنی نے کہا۔

"خاموش رہو' سب کچھ بعد میں بتاؤں گی۔"

سرخ سانپ نے تیسری بار منتر پڑھ کر زکوٹا کے کٹے ہوئے سر پر پھونک ماری تو زکوٹا بھی زندہ ہوگیا۔ اس نے نعرہ لگایا۔

"زیبی نوف! ہم کہاں ہیں نسطور بھائی؟ کامنی بہن! یہاں تو کالے سانپ ہی سانپ ہیں۔"

کامنی نے کہا۔

"یہ اندھے بہرے سانپ ہیں یہاں سے نکل چلو۔"

کامنی نے سرخ سانپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"میرے سانپ بھائی! تمہارا احسان میں ہمیشہ یاد رکھوں گی۔"

سرخ سانپ بولا۔

"کامنی بہن! جتنی جلدی ہوسکے یہاں سے نکل جاؤ۔ سورج نکل آیا تو میرے منتر کا اثر ختم ہوجائے گا اور اگنی نرتکی کے کالے اژدھا تمہیں پکڑلیں گے۔ یاد رکھنا تم میرے منتر سے زندہ روپ میں ضرور آگئے ہو' مگر تم تینوں کی اصلی طاقت ابھی تمہیں واپس نہیں ملی۔ یہ طاقت تمہیں اپنی کوشش سے واپس لانی ہوگی' میں یہ طاقت تمہیں واپس نہیں دے سکتا۔"

نسطور زکوٹا اور کامنی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور جتنی تیز بھاگ سکتے تھے بھاگ کر غار سے باہر نکل آئے۔ باہر آتے ہی انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ سورج بس نکلنے ہی والا تھا۔ ان کے چاروں طرف سمندر ہی سمندر تھا' مگر سمندر کافی دور تھا۔ وہ تینوں سمندر کی طرف بھاگنے لگے' غار کے باہر اگنی نرتکی نے ایک طلسمی دائرہ کھینچ لیا تھا' جیسے ہی کامنی نسطور اور زکوٹا نے وہ دائرہ پار کیا اگنی نرتکی کو خبر ہوگئی۔ وہ اسی وقت اپنے تخت پر سے چیخ مار کر بلند ہوئی اور غار کی طرف آئی۔ عین اس وقت سورج نکل آیا۔ سورج کے نکلتے ہی ایک آنکھ والے جن کے منتر کا اثر ختم ہوگیا' مگر اتنی دیر میں کامنی نسطور اور زکوٹا سمندر تک پہنچ گئے تھے۔ ان کے پیچھے اگنی نرتکی اپنے اژدھا پر بیٹھی چیختی شور مچاتی جادو کے منتر پھونکتی آندھی کی طرح چلی آرہی تھی۔ جب تک سورج نہیں نکلا تھا۔ اگنی کے منتروں کا کوئی اثر کامنی زکوٹا اور نسطور پر نہیں ہورہا تھا' جیسے سورج نکلا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ان کا اثر ہونا شروع ہوگیا۔ بھاگتے بھاگتے سب سے پہلا جھٹکا کامنی کو لگا' وہ لڑکھڑائی۔ دوسرا جھٹکا نسطور کو لگا۔ وہ بھی لڑکھڑا گیا' تیسرا جھٹکا زکوٹا کو لگا اور وہ زمین پر گر پڑا۔ کامنی نے پکار کر کہا۔

"سمندر میں چھلانگ لگادو۔ سورج نکل آیا ہے' منتروں کا اثر ختم ہوگیا ہے۔"

تینوں کسی نہ کسی طرح دوڑتے رینگتے سمندر کے کنارے چٹانوں اور بڑے بڑے پتھروں پر پہنچ گئے اور انہوں نے اپنے آپ کو سمندر میں گرادیا۔ اگنی نرتکی ان کے سر پر پہنچ گئی تھی۔ اس نے دونوں بازو اٹھا کر ایک منتر پڑھ کر پھونکا۔ سمندر میں شعلے بلند ہونے لگے۔ سمندر کے اندر سے ایک چیخ کی آواز بلند ہوئی۔

PVL

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

آئندہ ناول کی ایک جھلک

عینک والا جن 10

مصنف: اے حمید

نسطور جن اور بولتی کھوپڑی

☆ خونی کھنڈر کے تہہ خانے میں جلتا چراغ.... تہہ خانے میں انسانی کھوپڑیاں کس کی تھیں۔

☆ سمندری عفریت.... جس کے چہرے پر جھاڑیاں اگی تھیں۔

☆ دلدل والی بوڑھی عورت سے ملئے.... نسطور اس سے کیا کام لینا چاہتا تھا؟

☆ جنگل کی دیوی.... زکوٹا کی بہن۔

☆ ایک زندہ لڑکی جو کھوپڑی میں قید تھی۔

☆ بل بتوڑی اور حامون جادوگر..... سبز پوش بزرگ کی خانقاہ پر.... جب وہ خانقاہ سے باہر نکلے تو ان کی دنیا بدل چکی تھی۔

☆ وہ لمحہ جب ریلوے اسٹیشن کے پل کے نیچے بم لگایا جاتا تھا....

☆ کیا انڈین تخریب کار اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوگئے۔

یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" کی کتاب نمبر 10 پڑھیں۔
ایک خوفناک اور پراسرار کہانی جو آپ کو اپنے ساتھ بہالے جائے گی۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف / 15 روپے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آئندہ ناول کی ایک جھلک

عینک والا جن 11

مصنف: اے حمید

نیلی.... پراسرار غیبی لڑکی

☆ جہاز کے دونوں انجن بند ہو چکے تھے.... لیکن وہ پھر بھی پرواز کر رہا تھا۔

☆ حامون جادوگر کا خلائی انسان سے مقابلہ....

☆ ستون سے بندھی عورت کون تھی.... وہ سانپ اسے کیوں ڈسنا چاہتا تھا۔

☆ سر کٹے انسان نے سلاخوں کو ہاتھ لگایا تو....

☆ وہ لمحہ جب سر کٹے انسان کی آنکھیں کھلی تھیں مگر جسم میں جان نہ تھی۔

یہ سب کچھ جاننے کے لئے "عینک والا جن" کی کتاب نمبر 11 پڑھیں۔

اہرام مصر سے جنم لینے والی ایک پراسرار کہانی

20 جنوری کو پڑھئے۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف = / 15 روپے

آئندہ ناول کی ایک جھلک

عینک والا جن 12

مصنف: اے حمید

مُردے کھانے والی چڑیل

☆ وہ لمحہ جب نسطور اور زکوٹا اژدھے کے منہ میں تھے.... ان پر کیا بیتی۔

☆ زکوٹا نے غائب ہونے کے لئے زیبی نوف کا نعرہ لگایا مگر....

☆ نسطور کی یاجوج ماجوج سے لڑائی.... کیا نسطور کامیاب ہو سکا؟

☆ بل بتوڑی اور حامون جادوگر چمگادڑ بن گئے۔

☆ مردے کھانے والی چڑیل کون تھی۔

☆ زکوٹا نے قبر میں جھانکا.... قبر خالی تھی.... اور....

ایک طلسماتی کہانی جسے پڑھتے ہوئے آپ کو اپنے سانس سینے میں اٹکتے محسوس ہوں گے۔

20 جنوری کو پڑھئے۔

ہر اچھے بک سٹال پر دستیاب ہے۔ قیمت صرف = / 15 روپے